REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

جلد ۴۰ شمارہ ۱۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۷۵ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۹ شوال ۱۴۱۱ ہجری | ۲۵ شہادت ۱۳۷۰ ہش | ۲۵ اپریل ۱۹۹۱ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازئ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ٭

قادیان دارالامان میں عید الفطر کی پُر مسرت اور دعائے ختم القرآن کی تقریب!

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ عید الفطر پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

مضافاتِ قادیان سے آئے ہوئے دو ہزار سے زائد غیر از جماعت احباب نمازِ عید میں شامل ہوئے

رپورٹ مرتبہ:- بشارت احمد حیدر قائمقام نائب ایڈیٹر

الحمد للہ کہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر آیا اور ساری برکات و انوار و افضال سے ہمارے دامن بھرتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔

اس ماہِ مبارک میں قادیان کی ہر سہ مساجد میں نمازِ تراویح اور درسِ حدیث کا انتظام کیا گیا تھا۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کے مطابق رمضان کے آخری عشرہ میں متعدد مرد و خواتین کو مسجد اقصیٰ و مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حسبِ سابق امسال بھی مسجد اقصیٰ میں بعد نمازِ ظہر تا عصر تلاوتِ قرآنِ کریم مع ترجمہ و تفسیر کی جاتی رہی۔ جس میں احباب و خواتین شوق سے شامل ہوتے رہے۔ ۱۵ اپریل کو حسبِ روایات بعد نمازِ عصر اجتماعی دُعا کی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان کے ارشاد کے مطابق محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے درخواست ہائے دُعا پڑھنے کے علاوہ تمام احبابِ جماعت کے لئے مجموعی طور پر دُعا کا اعلان کیا۔ ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے رضائے الٰہی کے حصول، حضور انور کی صحت و سلامتی و درازئ عمر۔ تبلیغ و اشاعتِ اسلام۔ ملکی و عالمی حالات کے سُدھرنے کے لئے اجتماعی اعلان کے بعد پُرسوز لمبی اجتماعی دُعا کروائی۔

امسال تیس (۳۰) روزے مکمل ہونے پر چاند دکھائی دیا۔ اور محترم امیر صاحب کے ارشاد پر اگلے روز یعنی ۱۷ اپریل بروز بدھ عید منانے کا اعلان کیا گیا۔ مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کے لئے مسجد مبارک میں نمازِ عید پڑھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مضافاتِ قادیان سے آنے والے غیر از جماعت مسلمان بھائیوں کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق دو ہزار سے زائد تھی۔ اس کے علاوہ ملٹری۔ بی ایس ایف اور سی آر پی کے مسلمان بھائی بھی جن کی تعداد قریباً تین صد تھی نمازِ عید میں شریک ہوئے۔ سب کے سب اچھا اثر لے کر گئے۔ مسجد اقصیٰ باوجود اپنی وسعت کے نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ اور بہت سے افراد کو مسجد سے باہر دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ خالی حصّہ میں نماز کے لئے صفیں بنانی پڑیں۔ اس موقعہ پر ٹی۔ وی کیمرہ ٹیم نے بھی پروگرام کو ریکارڈ کیا۔

ٹھیک ساڑھے نو بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عید کی نماز پڑھائی بعد ازاں آپ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ جس میں تشہد و تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر رمضان آیا اور اس کے بعد آج عید کا پُر مسرت دن میسّر ہُوا ہے۔ یہ خوشی کا دن ہوتا ہے۔ میری طرف سے تمام بھائیوں کو عید مبارک ہو۔ فرمایا، بندہ اپنی عبادات اور مجاہدات کا تحفہ اپنے اللہ کے حضور پیش کرتا ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنی رضا کا تحفہ بندوں کو عطا کرتا ہے۔ رمضان ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے دلی ہمدردی کرنا۔ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی تمام خواہشات کو ترک کرنا۔ صرف بھوکا پیاسا رہنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بلکہ محرمات سے پرہیز کرتے ہوئے اپنے اندر سچی اور پاک تبدیلی پیدا کرنا رمضان کا تقاضا ہے۔ آج خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو اس ایثار اور خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ (باقی دیکھئے ص۱۴ پر)

عید الفطر کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغامِ مسرت

مورخہ ۱۶/۴/۹۱ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحفہ عید مبارک جو براستہ مکرم منیر احمد صاحب آف دہلی بذریعہ ٹیلیفون نظارت علیا میں بزبان انگریزی موصول ہوا ہے اس کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ اس پیغامِ مسرت کی مخاطب جماعت ہائے احمدیہ بھارت اور نیپال اور بھوٹان اور مالدیپ ہیں۔ ——— (ایڈیٹر)

فرمایا:-

"آپ سب کو نیک تمناؤں اور محبت کے ساتھ دلی عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے امن اور خوشحالی کی کیفیت پیدا کر دے اور دائمی خوشی بخشے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی ہو اور ابدی خوشبوؤں سے نوازے۔ آمین ٭

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ شہادت ۱۳۷۰ ہش

خصوصی اداریہ

فرقہ وارانہ منافرت کے تاریک گوشے
اور
مُلکی انتخابات پر اس کے اثرات

"بدر" ایک مذہبی ہفت روزہ اخبار ہے۔ جس کا براہِ راست سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن "حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ" سے اس کا نہایت گہرا اور عمیق تعلق ہے۔ آج ملک کا ہر بہی خواہ برسرِعام اعلان کر رہا ہے کہ مُلکی سیاست و اعتماد میں عدمِ استحکام پیدا ہو کر مُلکی سالمیت کو غیر معمولی اور شدید خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ اور یہ سب کچھ "مذہب کے نام پر خون" کے مظاہروں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ لہٰذا مذہبی منافرت کے تاریک گوشوں پر سے پردہ اُٹھا کر صحیح ترجمانی کرنا ضروری ہوگیا ہے تاکہ ہمارے مُلکی باشندے آئندہ انتخابات میں امن کا راستہ اختیار کرکے اپنا قیمتی ووٹ استعمال کرسکیں۔

آریہ سماج دورِ حاضر کی یہ ایک مذہبی کہلانے والی تحریک ہے۔ کچھ عرصہ سے ٹیلیویژن پر اس کے بانی سوامی دیانند کے کارناموں پر تبصرے پیش کئے جارہے ہیں مگر کھل کر نہیں، نہایت مغلق، بند بند، اور اس انداز سے کہ ع

کچھ نہ سمجھے خُدا کرے کوئی

لہٰذا سب سے پہلے وضاحت کے ساتھ سوامی دیانند کے مثبت و منفی کارنامے پیش کئے جارہے ہیں ——!

بیوہ عورت سوامی جی کا یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے کہ آپ نے ہندو دھرم میں ودھوا (بیوہ) عورتوں کی شادیوں کا اہتمام کیا۔ اور ایک بہت بڑی قوم سے ٹکر لے کر یہ کارنامہ انجام دیا۔ کیونکہ ہندو دھرم میں بیوہ عورتوں کو سخت منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اُسے شوہر کی نعش کے ساتھ "ستی" ہونے کی ترغیب تو دلائی جاتی ہے مگر دُوسری شادی کی اجازت نہیں دی جاتی جس کے نتیجہ میں ایسی بیوہ جوان عورتیں تیرتھ استھان بنارس چلی جاتی ہیں۔ اور لاوارث ہونے کی وجہ سے جنسی بے راہ روی کا باعث بنتی ہیں۔ بنارس میں یہ ضرب المثل مشہور ہے کہ ؎

رانڈ سانڈھ سیڑھی سنیاسی — اس سے بچے تو سیوے کاشی

پس آریہ سماج مبارکباد کی مستحق ہے جس نے ایسی بے بس عورتوں کو انسانی حقوق دلوائے جن کی حالت یہ تھی کہ ع

گھُٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

تعلیم اس سلسلہ میں بھی سوامی دیانند نے ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ ہندو دھرم کی تعلیم یہ ہے کہ :-

"شودر اگر وید کو سن لے تو راجہ سیسے اور لاکھ سے اس کے کان بھردے۔ وید منتروں کا اُچارن (تلاوت) کرنے پر اس کی زبان کٹوادے۔ اور اگر وید کو پڑھ لے تو اس کا جسم ہی کٹوادے۔" (گوتم سمرتی ادھیائے ۱۲)

سوامی جی کا یہ بھی عظیم کارنامہ ہے کہ شودروں کے علاوہ عورتوں کو تعلیم دلوانے کا رستہ صاف کیا۔

مورتی پوجا سوامی دیانند کا یہ بھی عظیم کارنامہ ہے کہ وہ ایک ایسی قوم میں پیدا ہوئے جو مُورتی پوجا بلکہ انسانی شرمگاہ لنگ تک کی پُوجا کرتی ہے۔ لیکن سوامی جی کی فطرت اس کے خلاف تھی۔ آپ نے اپنے جیون چرتر میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ بچپن میں ان کے پتاجی اُن کو مورتی پوجا کرنے کی ہدایت دے کر آرام کرنے کو چلے گئے۔ ان کو بھی اُونگھ آگئی اور ایک چُوہا آیا جو مورتی کے سامنے پڑی ہوئی ساری مٹھائی چٹ کرگیا۔ اس سے سوامی جی کے دِل میں مُورتی پُوجا سے نفرت پیدا ہوگئی۔ اور آپ نے نہ صرف یہ کہ خود عمر بھر کبھی مُورتی پوجا نہ کی بلکہ اس کے خلاف پرچار کرکے آریہ سماج قائم کر ڈالی۔ پس سوامی دیانند اور آریہ سماج ان کارناموں پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

تصویر کا دُوسرا رُخ سوامی دیانند کے کارناموں کا ایک دُوسرا رُخ بھی ہے جس میں آپ سے بڑی بڑی غلطیاں بھی سرزد ہوئی ہیں۔ اور اس سے آپ کے احترام میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ نبی، رسول یا اوتار ہونے کا نہ تھا۔ وہ تو حضرت کرشن جی کو بھی اوتار نہیں بلکہ محض مہاپرش (بڑا آدمی) مانتے تھے۔ لہٰذا ان سے غلطیوں کا سرزد ہونا عقلِ عامہ کے خلاف نہیں ہے۔ چنانچہ بعض شریف طبع اور مہذب آریہ بھی مسئلہ "نیوگ" کو سوامی جی کی غلطی تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا آریہ سماج سے معذرت کے ساتھ یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے سماج سے ان غلطیوں کو دُور کرکے آریہ سماج کو اس پہلو سے بھی چمکدار اور روشن کرکے آریہ سماج کو ترقی کی راہ پر گامزن کرسکتے ہیں۔

پہلی غلطی سوامی دیانند کو یہ سوچنا چاہیئے تھا کہ جب ایک "چوہا" ان کی اتنی بڑی رہنمائی کرسکتا ہے تو اشرف المخلوق انسان اس سے بھی بڑھ کر رہنمائی کرسکتے ہیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے وہ **اسلام** کا مطالعہ کرتے تو اُن کو اس سے بھی بڑی رہنمائی ملتی۔ اور وہ بھی اسلام کے لئے اسی طرح جذباتِ تشکر کا اظہار کرتے جس طرح مہاتما گاندھی نے ایک کٹر ہندو ہونے کے باوجود اسلامی تعلیمات کی سچائی کا اظہار کرتے ہوئے جذباتِ تشکر کا اظہار فرمایا تھا۔

اِسلامی تعلیمات قرآنِ کریم کی سُورۂ نور میں آج سے چودہ سو سال قبل اللہ تعالیٰ فرماچکا ہے کہ "اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی" یعنی تم قابلِ شادی بیوگان کی شادی کر دیا کرو۔ پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ۔ کہ علم حاصل کرنا ہر مُسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ کلمۂ شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے پہلے حصّے کے معنی ہی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور پُوجا کے لائق نہیں ہے۔ یہ وہ کلمۂ شہادت ہے جسے پڑھ کر ایک شخص اسلام میں داخل ہوسکتا ہے۔

سِکھ دھرم اِس سلسلہ میں سِکھ دھرم جو ہندوؤں میں سے ہی آیا ہے اور آئینِ ہند میں اب بھی ہندو کہلاتا ہے، اس نے نہایت واضح راستہ اختیار کیا ہے کہ حضرت بابا نانک نے واضح طور پر اسلامی توحید کو قبول کیا ہے۔ اور سکھ قوم نے اسے اظہارِ تشکر کے طور پر تسلیم بھی کیا ہے۔ فرمایا

پاک پڑھو کلمہ رب دا محمد نال ملائے
ہویا معشوق خدا ئیدا ہو یا کُل اِلاہے (جنم ساکھی بالا ص[141])

سابق صدرِ ہند ڈاکٹر رادھاکرشنن فرماتے ہیں :-

"گورو نانک جی اِسلام مذہب کے مسئلہ توحید سے بے حد متأثر تھے۔ اور انہوں نے بُت پرستوں کو بہت پھٹکارا۔ خدا تعالیٰ واحد و یگانہ ہے اور وہ انصاف بھرا پیار کرنے والا اور نیک ہے غیر مجسّم ہے اور غیر محدود ہے نیز عالم کائنات کا خالق ہے۔" (گورو نانک جوت تے سروپ ص[19])

بہرحال اگر سوامی دیانند اسلامی تعلیمات کو دیکھ لیتے تو ان کو بہت زیادہ وہ سب کچھ مل جاتا جو اُن کو ایک چُوہے کی رہنمائی میں حاصل ہُوا تھا۔ اور وہ اسلام کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی بجائے مہاتما گاندھی اور حضرت بابا نانک کی طرح اظہارِ محبّت کے خوگر بن جاتے۔

آج دُنیا میں مُسلمان اور سِکھ قوم ہی ہے جو کسی مُورتی کی پُوجا نہیں کرتی۔

دُوسری غلطی سوامی دیانند کی دوسری بڑی غلطی ان کی اہم تصنیف ستیارتھ پرکاش ہے۔ جس کے متعدد زبانوں میں ترجمے شائع ہوچکے ہیں۔ اس میں انہوں نے اسلام، عیسائیت اور سِکھ مذہب کو بنیادی طور پر جھوٹا قرار دے کر فرقہ وارانہ منافرت کا بہت بڑا جھُوٹ کھڑا کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو شخص آریہ سماج میں داخل ہوتا ہے قُدرتی طور پر ستیارتھ پرکاش کی تعلیمات کی روشنی میں اس کے دِل میں بنیادی طور پر مُسلمانوں، عیسائیوں اور سِکھوں اور دُوسرے مذاہب والوں کے خلاف نفرت، بغض و کینہ پیدا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ سوامی دیانند ویدوں کو خدا کا کلام قرار دیتے ہوئے باقی تمام مذاہب اور اُن کی الہامی کتب کو جھُوٹا قرار دیا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندو دھرم میں ہندو مہاسبھا، وشو ہندو پریشد، شو سینا اور بھاجپا جیسی فرقہ پرست اور منافرت پھیلانے والی تحریکیں درحقیقت ستیارتھ پرکاش کی ہی پیداوار ہیں۔ جس کے نتائج گزشتہ سال کھل کر سامنے آگئے۔ اور شری ایڈوانی کی رتھ یاترا کے نتیجہ میں مُلک میں بدترین قتل و غارت کی فضا قائم ہُوئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے بہت سی قیمتی جانوں کا نقصان ہوگیا۔ اور وہی منافرت اب تک جاری ہے۔ اُڑیسہ میں حال ہی میں مُسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ ہم نے "بدر" کے انہی کالموں میں قبل از وقت رتھ یاترا کے نہایت خطرناک نتائج کے لئے متنبہ کر دیا تھا۔ اور ویسا ہی ظہور میں آیا۔

ہندو مذہب کی تعلیم ہرگز ایسی نہیں ہے۔ شری وید ویاس نے اٹھارہ پُران لکھے ہیں۔ اس کا خلاصہ بتاتے ہُوئے ایک وِدوان لکھتے ہیں

اشٹادش پرانے شیو ویس بچن دوئم
پرو پکارا پنیا یو پاپائے پڑ پیڑنم !

یعنی شری وید ویاس کے اٹھارہ پورانوں کا خلاصہ یہ دو بچن ہیں کہ دوسروں سے اچھا برتاؤ کرنے سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔ اور دُوسروں کو پریشان کرنے سے بڑھ کر کوئی پاپ نہیں ہے۔

(باقی دیکھئے ص[13] پر)

خطبۂ جمعۃ المبارک

امریکہ میں وہ لوگ جو نہایت گندی قسم کی فحش فلمیں بناتے ہیں اور ایسی نئی نئی لذتیں ایجاد کرتے ہیں جس سے بنی نوعِ انسان کے اخلاق خراب ہوں وہ نہ صرف یہ کہ ربّ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ربّ کے برعکس تعلقات بنی نوع انسان سے قائم کرتے ہیں یا ربّ سے برعکس رویّے کے ساتھ بنی نوع انسان کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر P.S لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ــــ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

آج کا جمعہ امسال آخری جمعہ ہے جو ہمیں اکٹھے پڑھنے کی توفیق عطا ہو رہی ہے۔ عام طور پر اس جمعہ میں موضوع وقفِ جدید ہوا کرتا ہے لیکن روایت یہ چلی آرہی ہے کہ ضروری نہیں کہ سال کے آخری جمعہ کو وقفِ جدید کے لئے وقف رکھا جائے بلکہ اگلے سال یعنی آئندہ آنے والے سال کے پہلے جمعہ میں بھی بعض دفعہ وقفِ جدید کے موضوع پر خطبہ دیا جاتا ہے۔ چونکہ میں نے نماز سے متعلق مضمون شروع کر رکھا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ آج کے خطبے میں نماز ہی کے مضمون کو جاری رکھا جائے۔ اگر خدا کے فضل کے ساتھ ختم ہو گیا تو پھر آئندہ جمعہ وقفِ جدید کے موضوع پر خطبہ دیا جائے گا اور پھر دوبارہ انشاء اللہ اسی موضوع کی طرف واپس آسکتے ہیں۔ اگر ختم ہو گیا تو پھر واپس آنے کی ضرورت نہیں اگر نہ ختم ہو سکا تو پھر انشاء اللہ دوبارہ اسی موضوع کی طرف واپس آجائیں گے۔

مالکِ یومِ الدین

سے متعلق میں نے بتایا تھا کہ لفظ مالک میں خدا تعالیٰ کا ہر چیز پر قادر ہونا بھی داخل ہو جاتا ہے۔ ہر چیز کا مالک ہونا بھی داخل ہو جاتا ہے اور ہر چیز پر اس کی بادشاہت کا مضمون بھی صادق آتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ پہلی تینوں صفات یعنی ربّ، رحمان اور رحیم مالکیت کے ساتھ مل کر اور زیادہ وسعت اختیار کر جاتی ہیں۔ اگر مالکیت سے الگ ان کا تصور کیا جائے تو خدا تعالیٰ کی ذات میں ایک نقص واقعہ ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام اور عیسائیت کے موازنے کی گفتگو میں بیان فرمایا۔ عیسائیت کے نزدیک خدا تعالیٰ ربّ بھی ہے، رحمان بھی ہے، رحیم بھی ہے لیکن اس کے باوجود معاف نہیں کر سکتا کیونکہ مالک کا کوئی تصور بائیبل نے اس رنگ میں پیش نہیں فرمایا جیسے قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کی ملکیت کا تصور پیش فرمایا۔ پس اس مضمون کو آپ انسانی معاملات اور تجارب پر چسپاں کر کے دیکھیں تو بات بالکل واضح ہو جائے گی۔ ایک جج کرسیٔ انصاف پر بیٹھتا ہے اس کی ربوبیت کی صفات بھی ہیں، رحمانیت کی صفات بھی ہیں، رحیمیت کی صفات بھی ہیں مگر چونکہ نہ وہ قانون کا مالک ہے نہ دوسری سب چیزوں کا مالک ہے اس لئے جہاں معاملات کا فیصلہ انصاف کی رُو سے کرنا ہوگا اس کی قوتِ فیصلہ انصاف کے دائرے میں ہی محدود رہے گی ایک ذرہ بھی وہ انصاف سے باہر نکل کر ان معنوں میں فیصلہ نہیں دے سکتا کہ قانون کو اپنا لے یعنی نیا قانون جاری کر دے۔ ایسی تقدیر بنا لے جس کے نتیجے میں جس سے وہ رحمانیت کا سلوک کرنا چاہے اس کے حق میں فیصلہ دے سکے اور اسی طرح کسی کی چھینی ہوئی چیز کسی کو بخش نہیں سکتا کیونکہ وہ مالک نہیں ہے اور اپنی طرف سے کچھ دینے کا اس کو اختیار نہیں۔ تو یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موضوع کو بہت ہی اہمیت دی اور بڑی تفصیل سے اس موضوع پر بحثیں فرمائیں۔ آپ نے بتایا کہ اس خدا کو جو مالک نہ ہو یقیناً اسی طرح BEHAVE کرنا چاہئے یا اس طرح اس سے معاملات کرنے چاہئیں جس طرح عیسائیت کے خدا کا تصور ہے کہ اگر انسان گناہ کرے تو وہ اس لئے معاف نہیں کر سکتا کہ اس کی عدل کی صفت کے خلاف ہے اور عدل سے باہر وہ جا نہیں سکتا۔ اس لئے اس مسئلے کا حل یہ نکالا کہ اپنے یعنی

مزعومہ بیٹے کو

جس کے متعلق عیسائیت کا عقیدہ ہے کہ وہ خدا کا بیٹا تھا، اُسے قربان کر دیا اور اس کے بدلے باقی بنی نوعِ انسان کے گناہ بخش دیئے۔ یہ ایک اُلجھا ہوا اور بڑا لمبا مضمون ہے جس کی تفاصیل میں جانے کا یہاں موقعہ نہیں مگر اصل روک جو اُن کے ذہنوں میں ہے وہ یہی ہے یعنی عیسائیوں کے ذہنوں میں کہ کیوں خدا معاف نہیں کر سکتا اس لئے کہ وہ محض عادل ہے اور مالک نہیں ہے۔ اسی طرح ملک نہیں ہے اور قانون سازی کے اختیار نہیں رکھتا۔ پس ربّ، رحمان اور رحیم یہ تین صفات بہت ہی حسین اور دلکش ہیں لیکن اگر مالک سے الگ رہیں تو محدود ہو جاتی ہیں لیکن مالک کے ساتھ جب مل جاتی ہیں تو پھر ایک عظیم الشان جلوہ دکھاتی ہیں جس کا کوئی کنارہ دکھائی نہیں دیتا۔ ان معنوں میں انسان تو مالک نہیں بن سکتا لیکن انسان خدا کی مالکیت کے کچھ نہ کچھ مزے چکھ سکتا ہے اگر وہ اپنی ملکیت میں لوگوں کو شریک کرے اور لوگوں کو معاف کرنے کی

عادت ڈالے جیسا کہ مالک ہونے کی وجہ سے ہمارا رب ہمیں معاف کر دیتا ہے۔ پس یہ نہیں کہ مالکیت کی صفت سے ہم کچھ بھی حصّہ نہیں لے سکتے۔ اپنے اپنے دائرے میں جس حد تک ہمیں خدا تعالیٰ نے کسی چیز کا مالک بنا رکھا ہے اس کا استعمال اس رنگ میں کریں جیسے خدا مالک ہے اور اپنی ملکیت استعمال فرماتا ہے اور اس میں بخشش کا مضمون سب سے زیادہ نمایاں ہو کر ابھرتا ہے اور اپنی چیزیں دوسروں کو دینے کا مضمون بڑا نمایاں ہو کر نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور رنگ بھی ہے جس میں ہم مالک بننے کی کوشش کر سکتے ہیں اور وہ مضمون ایک بہت ہی لطیف اور اعلیٰ درجہ کا مضمون ہے جس کی طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں متوجہ فرمایا۔ مالک خدا کا تصور ہمیں بتاتا ہے کہ باوجود اس کے کہ کلیۃً ہر چیز کا مالک ہے اور ہر چیز پر پورا اقتدار رکھتا ہے اس کے باوجود بندوں کو اور دوسری چیزوں کو جو اس نے پیدا کی ہیں بعض دفعہ اس رنگ میں مالک بنا دیتا ہے کہ وہ اپنے زعم میں واقعۃً مالک بن بیٹھتے ہیں اور مالک دیکھو خود پیچھے ہٹ جاتا ہے اور روزمرہ اصل مالک دکھائی نہیں دیتا اور کلیۃً انسان کو یا جانوروں کو، زندگی کی ہر قسم کو کہنا چاہیئے اپنے اپنے چھوٹے سے دائرے میں بعض دفعہ اس طرح ملکیت عطا ہو جاتی ہے کہ زندگی کی وہ قسم جو بھی ہے وہ یہ سمجھتی ہے کہ میں ہی مالک ہوں اور کوئی نہیں، اور بیچ میں دخل اندازی نہیں رہتی یہ اس قسم کا مضمون ہے کہ عارضی طور پر مشیّت نے جس کو عطا کیا اس کو اس رنگ میں عطا کیا کہ گویا وہی مالک ہے اور اپنی مرضی اس سے اٹھالی اور دوسرے کی مرضی کے تابع کر دیا۔ ان معنوں میں انسان اپنے رب سے ایک خاص سلوک کر سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ ہمیں دیا ہو دی جان مال عزت ہر چیز جس کا اقتدار خدا نے ہمیں دیا، جس کی ملکیت خدا نے ہمیں عطا فرمائی ہم اپنے رب کو اس طرح لوٹا دیں کہ اے خدا! تو نے جس چیز کا ہمیں مالک بنایا تھا ہم اس راز کو پا گئے ہیں کہ

اصل مالک تو ہے

پس پیشتر اس کے کہ تو ہم سے واپس لے لے ہم طوعی طور پر محبت کے اظہار کے طور پر یہ تیرے حضور پیش کر دیتے ہیں۔ آج کے بعد جیسے بعد میں تو نے مالک بنانا ہے ایسے آج بھی تو ہماری ان سب چیزوں کا مالک بن گیا ہے۔ اس مضمون کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان بیان کرنے کے لئے استعمال فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو تمام دوسرے انبیاء پر جو ایک عظیم فضیلت ہے، وہ خصوصیت سے اس بات میں ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنا سب کچھ کلیۃً اصل مالک کو اسی دنیا میں لوٹا دیا اس طرح کسی اور انسان نے ایسا نہیں کیا یعنی باریک ترین جذبات کو بھی خدا کے سپرد کئے رکھا، اپنی ملکیت کے ہر حصے کو کلیۃً خدا کے سپرد کر دیا۔ اپنی رضا کو کلیۃً خدا کے سپرد کر دیا۔ اپنی دعا کو کلیۃً خدا کے سپرد کر دیا۔ اپنی محبت کو اپنی نفرت کو، ہر چیز کو جس پر انسان کوئی قدرت رکھتا ہے اپنے رب کو واپس کر دیا کہ تو ہی حقیقی مالک ہے۔ اس لئے آج میں یہ سب کچھ تیرے سپرد کرتا ہوں اور تیری رضا کے تابع میں ان چیزوں کو استعمال کروں گا۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۶۳) خدا تعالیٰ نے اس راز کو خود کھولا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم شاید اس تفصیل سے بنی نوع انسان پر اپنا یہ مقام روشن نہ فرماتے مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اے محمد! بنی نوع انسان کے سامنے اعلان کر کہ میں وہ ہوں جس نے اپنا سب کچھ خدا کے سپرد کر دیا ہے اور میرا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہا۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ ۔

میری عبادتیں کیا، میری قربانیاں کیا، میری زندگی کا ہر حصہ، میری موت یعنی خدا کی راہ میں جو میں لمحہ لمحہ مرتا ہوں سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم وہ سب کچھ خدا کے سپرد کر دو جس کا مالک تمہیں بنایا گیا تھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ملکیت میں تمہیں شریک کر لیتا ہے اور ایک نئی شان کے ساتھ ایک نئی تخلیق کے ساتھ تم ابھرتے ہو اور ان معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو گویا اس تمام کائنات کی ملکیت میں خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ذریعے شریک کر لیا، اپنی عطا کے ذریعے شریک کر لیا جو خدا تعالیٰ کا تھا یعنی جو سب کچھ بندے کا تھا وہ اس نے خدا کے سپرد کر دیا اور خدا چونکہ احسان کرنے والوں کے احسان کی سب سے زیادہ شکر گزاری کرتا ہے اور احسان کو تسلیم فرماتا ہے۔ کوئی بندہ اس رنگ میں کسی کے احسان کو قبول نہیں کرتا جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے تو ایک رنگ میں بندے نے احسان کا سلوک کیا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے احسان کا سلوک فرمایا اور کہا تو نے جو کچھ تیرا تھا مجھے دے دیا۔ اب میرا جو کچھ ہے وہ تیرا ہو گیا۔ انہیں معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔

کہ اے بندے اگر تو میرا ہو جائے یعنی اپنی مالکیت کو ختم کر کے سب کچھ مجھے واپس لوٹا دے تو اس کے بدلے جو سب کچھ میرا ہے وہ تیرا ہو جائے گا۔ تو مالک کا لفظ ایک بہت ہی عظیم الشان صفت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ان معنوں میں ہر دوسری چیز پر حاوی ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت مالک کے ساتھ مل کر ایک نئی شان کے ساتھ دوبارہ ابھرتی ہے اور نئی شان کے ساتھ جلوہ دکھاتی ہے۔ پس جب ہم کہتے ہیں: اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تو اس میں صفتِ مالکیت خصوصیت کے ساتھ پیش نظر رہنی چاہیئے اور ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت ان سب کو مالکیت کی ذات میں اکٹھا کر کے پھر خدا کو مخاطب کرنا چاہیئے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

اس مضمون کے بعد میں نے الہام کا مضمون مختصراً بیان کیا تھا، اب آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مغضوب اور ضآلین کا خدا تعالیٰ کی ان صفات سے کیا تعلق ہے جو سورۂ فاتحہ کے آغاز میں بیان ہوئی ہیں۔ یعنی رب کے تصور کے ساتھ کہیں غضب اور گمراہی کا تصور ذہن میں نہیں آتا۔ رحمان کے تصور کے ساتھ کہیں غضب اور گمراہی کا تصور ذہن میں نہیں آتا۔ اسی طرح نہ رحیمیت کے ساتھ تعلق دکھائی دیتا ہے نہ مالکیت کے ساتھ تو پھر ہم کیوں کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات کا تعلق ان چار صفات سے ہے جو بنیادی حیثیت رکھتی ہیں جو سورۂ فاتحہ کے آغاز میں بیان ہوئی ہیں اس مضمون پر غور کرتے ہوئے ایک نکتہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا وہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے بندے بننے کے لئے خدا تعالیٰ کی تمام صفات کے ساتھ تعلق ہونا ضروری ہے۔ جس صفت کے ساتھ تعلق کٹتا ہے اس حصے میں انسان اس صفت کا برعکس ہو کر دنیا میں ابھرتا ہے۔ پس اگر کوئی انسان رب بننے کی کوشش نہیں کرتا تو ربوبیت کے برعکس جلوہ دکھاتا ہے اور دراصل خدا غضبناک نہیں ہوتا بلکہ خدا کے وہ بندے لوگوں کے لئے غضب کا موجب بن جاتے ہیں جو اپنے رب کی صفاتِ حسنہ سے تعلق توڑ بیٹھتے ہیں۔ پس دنیا میں جتنے بھی دکھ آپ دیکھتے ہیں جن میں کوئی شخص غضب کا نشانہ بنا ہوا دکھائی دیتا ہے تو ان معنوں میں وہ غضب کا نشانہ بنتا ہے کہ وہ خدا کی صفات ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت سے تعلق توڑتا ہے اور ان کے برعکس جلوے دنیا کو دکھاتا ہے۔ ان کی برعکس شکل میں دنیا پر ظاہر ہوتا ہے اور خدا کے بندوں سے بدسلوکی کرنے میں انسان پہل کرتا ہے اس کے بعد خدا کا اس سے سلوک...

شروع ہوتا ہے جو پھر اُسے خدا کا مغضوب بنا دیتا ہے اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ماں بچے سے بہت، زیادہ محبت کرتی ہے اور اس کی انتہائی محبت میں بظاہر غضب کا پہلو دکھائی نہیں دیتا مگر اس بچے کو جو تکلیف دے اس کے لئے وہی مہربان ماں بہت زیادہ غضبناک ہو جاتی ہے اور اتنی غضبناک ہوتی ہے کہ کسی اور رشتے میں ایسا غضب دکھائی نہیں دیتا۔ کہتے ہیں شیر کے بچوں کو اگر کوئی اُٹھانے کی کوشش کرے تو شیر سے بہت زیادہ شیرنی اُس پر غضبناک ہوتی ہے۔ شیر کے غضب سے تو وہ بچ جائے لیکن شیرنی کے غضب سے نہیں بچ سکتا۔ اسی طرح ہتھنی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اگر ہتھنی کے بچے کو کوئی تکلیف پہنچائے تو ہاتھی سے بہت زیادہ بڑھ کر ہتھنی اپنا انتقام لیتی ہے اور پھر جس نے ظلم کیا ہو اُس کو مار کر اُس کو اپنے پاؤں تلے اس طرح مسلتی ہے کہ اس کا نشان تک مٹ جاتا ہے۔ خاک میں اس کو ملا کر پھر بھی اس کا غصہ ختم نہیں ہوتا اور اس کی بناء محبت ہے، اس کی بناء رحمت ہے۔ رحم کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمیں مطلع فرمایا کہ لفظ "رحم" یعنی ماں کا وہ عضو جس میں بچہ پلتا ہے اس کا نام رحم اس لئے رکھا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے رحم کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ رحمان ہے اور رحمانیت کا تخلیق سے ایک تعلق ہے۔ اسی طرح بچے کی تخلیق کا ماں کے رحم سے تعلق ہے اور چونکہ عربی درحقیقت الہامی زبان ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دونوں کے لئے ایک ہی لفظ منتخب فرمایا۔ ایک ہی مادے سے دونوں چیزیں بنیں یعنی رحم اور رحمان۔ پس حقیقت یہ ہے کہ ماں کی محبت کو بچے کے لئے جب آپ سمجھ لیں تو تب آپ پر یہ بات روشن ہوگی کہ بچوں سے دشمنی کرنے والے پر دنیا میں سب سے زیادہ غضبناک کوئی چیز ہو سکتی ہے تو وہ ماں ہے۔ پس رحمان خدا کے بندوں سے جو لوگ دشمنی کرتے ہیں اُن پر خدا غضبناک ہوتا ہے اپنی رحمانیت کی وجہ سے۔ پس دو معنوں میں ایسے لوگ مغضوب بن جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ لوگ جو نہ ربّ بننا سیکھتے ہیں، نہ رحمان بننا، نہ رحیم، نہ مالک، اُن سے دنیا فیض نہیں اُٹھاتی۔ اُن کا فیض کسی کو نہیں پہنچتا۔ وہ خدا کی اس رحمت اور بندوں کے درمیان یا خدا کی صفات حسنہ اور بندوں کے درمیان ایک روک بن جاتے ہیں اور محض یہ روک بننا ہی اُن کو خدا کے عتاب کا مورد بنا دیتا ہے لیکن جب یہ روک سے بڑھ کر اگلا قدم اُٹھاتے ہیں اور منفی صورت میں بندوں سے سلوک کرتے ہیں یعنی جہاں رحم کرنا ہے وہاں سفاکی سے پیش آئیں۔ جہاں حق سے بڑھ کر عطا کرنا ہے وہاں حق تلفی شروع کر دیں۔ جہاں پرورش دیکھ یعنی تربیت کر کے اعلیٰ مقامات تک پہنچانا ہے وہاں منفی رویہ اختیار کریں اور خدا کے اچھے بھلے لوگوں کے اخلاق خراب کرنا شروع کر دیں۔ اُن کے اندر گندگی پھیلانا شروع کر دیں جیسا کہ آجکل کے زمانے میں بہت سی گندگیاں ہیں جو امریکہ سے نکل نکل کر سب دنیا میں پھیل رہی ہیں تو

امریکہ میں وہ لوگ جو نہایت گندی قسم کی فحش فلمیں بناتے

اور ایسی نئی نئی لذتیں ایجاد کرتے ہیں جس سے بنی نوع انسان کے اخلاق برباد ہوں، وہ نہ صرف یہ کہ ربّ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ربّ کے برعکس تعلقات بنی نوع انسان سے قائم کرتے ہیں یا ربّ سے برعکس رویئے کے ساتھ بنی نوع انسان کے ساتھ پیش آتے ہیں تو یہ جو اُن کا منفی رویہ ہے اگر واقعۃً خدا ربّ ہے تو اس کی ربوبیت کو کاٹنے والے سے خدا کا ایک منفی رویہ ظاہر ہوتا ہے۔ اگر وہ رحمان ہے تو اس کی رحمانیت سے برعکس طریق پر بنی نوع انسان سے سلوک کرنے والے سے خدا تعالیٰ کا ایک برعکس رویہ ظاہر ہوتا ہے اور یہی مضمون ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی تمام منفی صفات ظہور میں آتی ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے فرمایا:

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تو اس کے بعد وہ لوگ جو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کی صف میں داخل نہیں ہوتے اور ان کے حق میں یہ دعا قبول نہیں ہوتی کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ تو وہ وہ بچا کھچا گند ہے جو مغضوب اور ضآلین کی شکل میں ہم پر ظاہر کیا گیا ہے۔ ان معنوں میں وہ ظاہر ہوئے کہ خدا کی صفات کے منفی عکس بن کر وہ دنیا پہ اُبھرے۔

اس ضمن میں

میں ایک دفعہ غور کر رہا تھا اور دعا کر رہا تھا

کہ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو زیادہ واضح طور پر مجھے سمجھائے تو کشفی حالت میں خدا تعالیٰ نے یہ مضمون ایک اور رنگ میں مجھے دکھایا اور وہ یہ تھا کہ جیسے ایک کارخانے میں آپ ایک طرف سے کوئی چیز RAW MATERIAL یعنی خام مال ڈالتے ہیں تو وہ ایک نہایت ہی خوبصورت اور اعلیٰ تکمیل کی شکل میں ایک طرف سے نکل رہا ہوتا ہے لیکن اس کے ایک طرف وہ گندگی نکل رہی ہوتی ہے جو اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کارخانے میں داخل ہونے کے بعد وہ اپنے اندر ایسی تبدیلی کر سکے کہ اسے ایک مکمل صنعت کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے، اس کو وہ WASTE PRODUCT کہتے ہیں۔ پس ایک چیز ہے END PRODUCT اور ایک ہے WASTE PRODUCT۔ END PRODUCT تو ہر صنعت کا وہ مال ہے جس کی خاطر صنعت کاری کی جاتی ہے اور کارخانے بنائے جاتے ہیں اور اپنی آخری شکل میں بہت خوبصورت تبدیلیاں پیدا ہونے کے بعد وہ ایک نئے وجود کی صورت میں خام مال دنیا کے سامنے ظاہر ہوتا ہے۔ اب اس وقت آپ کے پاس جتنی بھی چیزیں ہیں وہ سب اسی طرح کسی نہ کسی کارخانے سے نکل کر ایک نئی شکل میں آپ کے سامنے ظاہر ہوئی ہیں۔ کسی نے کپڑے کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے، کسی نے اون کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے، کسی نے قراقلی پہنی ہوئی ہے۔ اب تصور کریں کہ یہ کیا چیزیں تھیں۔ اسی طرح آپ کے لباس، آپ کے بوٹ، آپ کے قلم یہ سب خام مال تھے جو مختلف مراحل سے گزر کر بالآخر اس شکل میں آپ تک پہنچے جس میں آپ نے اُن کو قبول کیا اور استعمال کیا لیکن آپ کا ذہن اس گندگی کی طرف کبھی نہیں گیا جو اس دوران پیدا ہوتی رہی اور ان چیزوں سے الگ کی جاتی رہی اور اُسے ضائع شدہ مال کے طور پر ایک طرف پھینک دیا گیا۔ چنانچہ اس زمانے میں صنعتوں نے جہاں بہت ترقی کی ہے، یہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن کر دنیا کے سامنے اُبھرا ہے کہ اس WASTE MATERIAL کا کیا کریں۔ یہ تو دنیا کے لئے عذاب بنتا جا رہا ہے۔ جب یہ کم ہوا کرتا تھا اُس زمانے میں انسان کی توجہ کبھی اس طرف نہیں گئی اور آج سے سو سال پہلے بھی صنعتکاری تھی۔ بڑے بڑے کارخانے جاری تھے لیکن کبھی بھی اس زمانے کی اخباروں میں آپ کو یہ بحثیں دکھائی نہیں دیں گی کہ یہ جو اچھی چیزیں بنانے کی ہم کوشش کرتے ہیں اس کوشش کے دوران جو چیزیں ضائع ہو رہی ہیں ان کا ہم کیا کریں۔ وہ سمندروں میں پھینک دیتے تھے یا عام کھلی جگہ پر پھینک دیتے تھے یا جھیلوں میں ڈال دیتے تھے اور کبھی ان کے نقصان کی طرف کسی کی توجہ نہ گئی۔ اب چونکہ زیادہ چیزیں بن رہی ہیں اُسی طرح WASTE MATIRIAL بھی بڑھتا چلا جا رہا ہے اور وہ WASTE MATIRIAL ایسی خطرناک چیز بن کر دنیا کے سامنے اُبھرا ہے کہ اس کے غضب سے دنیا ڈرنے لگی ہے اور یہ بڑا بھاری مسئلہ ہے۔ دنیا کی تمام بڑی قوموں میں اب بہت ہی زیادہ فکر کے ساتھ ان مسائل پہ غور ہو رہا ہے کہ کس طرح ان مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل کریں جو صنعت کے دوران BUY PRODUCT کے طور پہ یا WASTE PRODUCT کے طور پر ہمارے ہاتھوں میں پڑا ہوتی ہے اور ہم نہیں سمجھتے کہ کس طرح اس صنعت سے چھٹکارا حاصل کریں۔

مذہبی دُنیا میں یہ WASTE PRODUCT ہے جو بنی نوع انسان کے لئے تباہی کے سامان کرتی ہے اور بعض دفعہ جس طرح دُنیا میں کبھی بعض چیزوں میں WASTE زیادہ ہو جاتا ہے اور جو چیز حاصل ہوتی ہے وہ بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ اسی طرح بدقسمتی سے بعض دفعہ انسانوں پر ایسے دَور آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے اصلاحی نظام سے گزرتے ہوئے بہت کم ہیں ان میں جو فائدہ اُٹھائیں اور ایک بھاری تعداد ہے جو WASTE MATERIAL کے طور پر ایک طرف پھینک دی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں آپ دیکھیں اسی طرح کا ایک رُوحانی کارخانہ جاری ہوا تھا جیسے ہر نبی کے زمانے میں جاری ہوتا رہا لیکن بنی نوع انسان کی ایک بھاری تعداد ایسی تھی جو WASTE MATERIAL تھا اور بہت تھوڑے تھے جو کارخانے سے اپنی آخری صورت میں نکھر کر دنیا کے سامنے ظاہر ہوئے۔ پس خدا تعالیٰ نے اُن نکھرے ہوئے وجودوں کو تو بچا لیا اور WASTE MATERIAL کو ضائع کر دیا۔ بنی نوع انسان کے پاس ایسا کوئی طریق نہیں ہے کہ وہ WASTE MATERIAL سے کلیۃً نجات حاصل کر سکیں۔ اس لئے مذاہب کے WASTE جمع ہوتے ہوتے بالآخر یعنی وہ WASTE جن کو عبرت کا نشان بنا کر یا اور صورتوں میں یا بعض بعد کے فوائد کے لئے باقی رکھا جاتا ہے۔ بعض دفعہ RECYCLE کرنے کے لئے بھی WASTE کو باقی رکھا جاتا ہے، وہ WASTE مغضوب بن کر اور ضآلین بن کر بنی نوع انسان کو مصیبت ڈال دیتے ہیں۔

یہاں خدا تعالیٰ نے لفظ مغضوب علیہم رکھا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ خدا اُن پر غضبناک ہوا۔ مغضوب کا مطلب ہے وہ لوگ جن پر غضب کیا گیا یا غضب کا مورد بنائے گئے یا بنائے جا رہے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اَے خدا! ہمیں ان کا رستہ نہ دکھا جن پر تو غضبناک ہوا۔ اس لئے کہ غضب دراصل ان بندوں سے شروع ہوتا ہے اور خدا سے نہیں ہوتا۔ غضب کا آغاز بندے سے ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ محض ردِّ عمل کی صورت میں غضبناک ہوتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے تفصیل سے آپ کو سمجھایا ہے کہ ایک ماں اپنے رحم کی وجہ سے غضبناک ہوتی ہے۔ پس خدا کی یہ شان ہے کہ یہاں غضب کے مضمون میں یہ اشارہ فرما دیا کہ اگرچہ بعد میں آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ غضبناک ہوا لیکن سورۃ فاتحہ نے یہ اشارہ کر دیا اور یہ مضمون کھول دیا کہ دراصل غضب کا آغاز بندے کی طرف سے ہوتا ہے اور اپنے غضب کے نتیجے میں وہ مغضوب بنایا جاتا ہے کیونکہ ایسا شخص بندوں کا بھی مغضوب ہو جاتا ہے اور خدا کا بھی مغضوب ہو جاتا ہے۔ پس ضمیروں کو واضح نہ کرنے کے نتیجے میں مضمون میں اور کشادگی پیدا کر دی اور وسعت پیدا فرما دی کہ اَے خدا! ہمیں اُن لوگوں کے رستے پر نہ ڈال دینا جو WASTE PRODUCT ہیں۔ جو سورۃ فاتحہ کے روحانی نظام سے گزرتے ہیں یعنی سورۃ فاتحہ کا روحانی نظام تو وہی ہے جو ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پھیلا پڑا ہے۔ کیونکہ اگر قرآن کی ماں ہے تو ساری کائنات کی ماں بھی سورۃ فاتحہ بن جاتی ہے۔ پس اَے خدا! جو تیرے روحانی نظام سے جس کا ذکر تُو نے سورۃ فاتحہ میں فرمایا ہے استفادہ نہیں کر سکتے ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو کلیۃً محروم ہو جاتے ہیں اور وہ مغضوب ہیں۔ اُن پر بندے بھی غضبناک ہوتے ہیں کیونکہ اُن کے بندوں پر غضبناک ہونے کے نتیجے میں تُو نے ان کو غضب کا نشانہ بنایا ہے۔ پھر چونکہ وہ بندوں سے ظلم اور سفاکی کا سلوک کرتے ہیں رفتہ رفتہ اُن کے خلاف نفرتیں بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں اور پھر آخر وہ یہاں تک بار بار بندوں کے غضب کا نشانہ بنائے جاتے ہیں اور چونکہ وہ خدا کے بندوں سے غضب کا سلوک کرتے ہیں اس لئے آسمان سے وہ خدا کے غضب کا نشانہ بھی بنائے جاتے ہیں۔ اس طرح

دوہری لعنتوں کا شکار ہو جاتے ہیں

اِن لوگوں میں ہمیں نہ داخل فرمانا۔ ہمیں اِن بدنصیبوں میں نہ لکھ دینا ہمیں اُن خوش نصیبوں میں لکھنا جو تیرے روحانی نظام سے گزر کر اُس سے فیض پا کر ایک نئی خلقت کے طور پر دُنیا میں اُبھریں اور نئی عظیم الشان بنی نوع انسان کو فائدہ دینے والی صورت میں ایک نیا وجود پائیں۔ یہ ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دُعا جو غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کی صورت میں جا کر پھر مکمل ہوتی ہے۔

ضآلین سے مُراد وہ لوگ ہیں جو مغضوب کی حد تک تو خدا کی ربوبیت اور رحمانیت سے نہیں کاٹے گئے مگر کچھ نہ کچھ تعلق اُنہوں نے ضرور توڑا ہے اس لئے ان کو گمراہوں میں لکھا ہے اور خصوصیت کے ساتھ وہ لوگ ضآلین ہیں جن کا خدا کی بعد میں آنیوالی صفات سے زیادہ تعلق کاٹا گیا ہے یعنی اگرچہ ربوبیت سے بھی یہ کچھ تعلق کاٹ دیتے ہیں اور رحمانیت سے بھی لیکن رحیمیت اور مالکیت سے یہ بہت زیادہ قطع تعلقی کرتے ہیں اور جن کا تعلق مالکیت سے کٹ جائے وہ ضآلین ہو جاتے ہیں۔ اس مضمون کی تفصیل میں بھی جانے کا یہاں وقت نہیں مگر مَیں نے پہلے چونکہ ذکر کر دیا تھا اس لئے مَیں اس تعلق کو اس ذکر سے جوڑتا ہوں اور وہ ذکر مَیں نے یہ کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معرفت کا یہ عظیم الشان نکتہ ہمیں سمجھایا کہ

عیسائیوں پر جو وبال ٹوٹا ہے

وہ خدا کی صفتِ مالکیت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اور اس پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ٹوٹا ہے۔ وہ خدا کو محض عادل سمجھتے ہیں اور مالک نہیں سمجھتے اور قانون دان نہیں سمجھتے اور قانون کا مالک نہیں سمجھتے۔ اس لئے یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ وہ عدل کے تقاضوں سے بالا ہو کر بندوں سے مغفرت کا سلوک نہیں کر سکتا جس نے مالک سے تعلق توڑا وہ ضآلین میں شامل ہو گیا اور ضآلین کے متعلق ہمیں علم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور بعض دوسرے مفسرین نے آنحضورؐ کی ہدایات کی روشنی میں جو تفاسیر لکھی ہیں ان میں یہ بات بہت کھول کر بیان کی گئی ہے کہ اگر مغضوب یہودی ہیں تو ضآلین عیسائی ہیں۔ پس ضالّ ہونے کا یعنی گمراہ ہونے کا خصوصیت کے ساتھ مالک کے انکار سے تعلق ہے اسی لئے میں نے آپ کے سامنے یہ اشارہ رکھا ہے کہ مغضوبیت زیادہ تر ربوبیت اور رحمانیت سے منقطع ہونے کے نتیجے میں ظاہر ہوتی ہے اور ضآلین ہونا زیادہ تر رحیمیت اور مالک سے قطع تعلق ہونے کے نتیجے میں ظاہر ہوتا ہے یعنی ضالّ بننا۔ بہرحال اس مضمون کو چھوڑتے ہوئے اب مَیں آگے بڑھتا ہوں۔ ایک اور

بہت اہم بات سورۃ فاتحہ کے متعلق

آپکو یاد رکھنی چاہیئے کیونکہ آپ بار بار اس کو نماز میں پڑھتے ہیں اور پڑھتے رہیں گے تو اس کا مضمون بہت وسیع ہو کر آپ کے پیشِ نظر رہنا چاہیئے۔ اس لئے کہ ہر وقت انسان ایک حال میں نہیں ہوتا اور سورۃ فاتحہ ایک ایسی عظیم الشان سورت ہے جو انسان کے ہر حال سے تعلق رکھنے کے لئے مزاج رکھتی ہے اور وسعت رکھتی ہے۔ اس لئے آپ جتنا زیادہ سورۃ فاتحہ کے مزاج سے شناسا ہوں گے اُتنا ہی زیادہ آپ کے کسی نہ کسی حال میں یہ آپ کے کام آسکے گی ورنہ بعض حالتوں میں جب آپ نماز پڑھیں گے تو سورۃ فاتحہ آپ کو ایک بے تعلق سی چیز دکھائی دے گی۔ لیکن اگر اس کی وسعتوں کو سمجھیں گے تو یاد رکھیں یہ آپ کی وسعتوں پر ہمیشہ حاوی رہے گی اور کبھی بھی یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کی کوئی حالت سورۃ فاتحہ کی وسعت سے باہر نکل جائے۔ یہ جو پہلو مَیں آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، اس کا تعلق ضمائر سے ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ سورۃ فاتحہ جب اللہ کا تعارف کرواتی ہے تو اس میں سوائے غائب کے کوئی ضمیر نظر نہیں آتی۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ○ میں کوئی ضمیر ظاہر نہیں ہے۔ وہ رب یا یہ رب، یا تو یا مَیں یا ہم یا آپ، کسی قسم کی کوئی ضمیر نہیں مگر غائب کا مضمون ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی تمام صفات کو غائب میں اور جمع کی صورت میں اکٹھا کر کے دکھایا گیا۔

اس کے بعد مضمون نے پلٹا کھایا اور پہلی دفعہ کھلم کھلا ضمائر کا استعمال اس طرح ہوا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کی دعا میں ہم نے اپنی طرف جمع متکلم کا صیغہ لگا لیا اور خدا کی طرف واحد مخاطب کا۔ یعنی خدا کو تو کہا اور اکیلا کر دیا۔ اپنی تمام صفات کے باوجود خدا تعالیٰ کی ایک ایسی ہستی کا تصور ہمارے سامنے ابھرا جو غیر منقسم ہے، جو جمع تفریق نہیں ہو سکتی اور واحد ہے پس دعا مانگی تو اس وہم میں مبتلا ہو کر نہیں کہ چونکہ صفات زیادہ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ بھی کئی قسم کے مختلف وجود رکھتا ہو اور اپنے آپ کو جمع کر دیا گویا تمام کائنات کی نمائندگی اختیار کر لی۔ رب العالمین کا تصور ایک نئے رنگ میں ہمارے سامنے ابھرا اور ہم نے یہ سوچا کہ جب وہ سب جہانوں کا رب ہے تو ان سب سے تعلق رکھنے کے لئے ہم سب کی نمائندگی میں کیوں نہ اس سے مانگیں کیونکہ وہ سب کا ہے۔ اگر سب کی طرف سے ہم مانگیں گے تو ہماری دعائیں زیادہ اثر پیدا ہوگا اور ہم بھی اس کی رب العالمین ہونے کی صفت میں حصہ پالیں گے۔ پس ایاک نعبد کی دعا نے یہ دونوں باتیں ہمیں سمجھا دیں کہ رب اپنی تمام صفات کے باوجود اکیلا ہی ہے اور کائنات پھیلی پڑی ہے اور بے شمار ہے۔ انسان اپنی ذات میں اس ساری کائنات کو مجتمع کر سکتا ہے اور اس ساری کائنات کی نمائندگی میں خدا سے دعا کر سکتا ہے اور یہ دعا واقعۃً تمام کائنات کی نمائندگی میں ہو سکتی ہے کیونکہ جب ہم کہتے ایاک نعبد تو درحقیقت ہم عبادت کا حق ادا کریں یا نہ کریں قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ ساری کائنات واقعۃً عبادت کر رہی ہے۔ تو یہ محض ایک مبالغہ آمیزی نہیں ہے یا محض ایک ذوقی نکتہ نہیں ہے بلکہ ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ جب ہم ایاک نعبد کہتے ہیں کہ اے خدا صرف تیری ہم سب عبادت کرتے ہیں یعنی کل عالمین تو بالکل سچ بات کر رہے ہوتے ہیں اور چونکہ تمام کائنات کا نمائندہ انسان [illegible] ہے۔ اس میں تمام کائنات کا شعور خلاصہ کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے۔ اور سب سے اعلیٰ شعور انسان کو عطاء کیا گیا ہے۔ اس لئے بحیثیت مخلوقات میں سے افضل ہونے کے وہ نمائندگی کا حق بھی رکھتا ہے۔ پس جو تخلیق میں سب سے افضل ہے۔ وہ جب عبادت کا اقرار کرے اور خدا کے حضور جھک جائے تو

گویا تمام کائنات خدا کے حضور جھک رہی ہے

پس ایسا انسان جو عبادت کے وقت اپنا یہ مقام پیش نظر رکھے اُس کے رکوع اور سجود میں ایک اور شان پیدا ہو جاتی ہے اور وہ خدا کے حضور اکیلا نہیں جھک رہا ہوتا بلکہ نعبد کے ساتھ جھک رہا ہوتا ہے تمام کائنات کا خلاصہ بن کے جھک رہا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نعبد کی دعا عرض کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم صرف ساری کائنات کا نہیں بلکہ تمام عبادت کرنے والوں کے سردار کے طور پر یہ عرض کیا کرتے تھے کہ اے خدا اے رب العالمین!! ہم سب جو بھی عبادت کرنے والے ہیں، وہ سب تیرے حضور جھکتے ہیں اور میں ان کا سردار ہونے کی حیثیت سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ تو ہی عبادت کے لائق ہے اور تیرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہماری سب سرداریاں تیرے حضور سجدہ ریز ہیں ہمارے ماتھے تیرے حضور عاجزانہ طور پر اپنے آپ کو مٹی میں رگڑتے ہیں اور گریہ وزاری کرتے ہیں اور اپنے عاجزی کا اقرار کرتے ہیں تو جب تمام کائنات کا سردار جس کو خدا نے پیدا کیا خدا کے حضور رکوع کرتا تھا۔ اور سجدہ کرتا تھا اور ایاک نعبد اور ایاک نستعین کی دعا پڑھا کرتا تھا تو حقیقت میں تمام کائنات اور اس تمام کائنات کا خلاصہ خدا کی عبادت کیا کرتے تھے [illegible] انسان کی عبادت تو آج کسی کے لئے ممکن نہیں ہے کیونکہ اگر ممکن ہے ہی تو اس کو استطاعت نہیں ہے بعض بشری طور پر اس کے اندر یہ استطاعت نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عبادت کے برابر پہنچ سکے اس لئے جب تو نیتی اپنی عبادت کو ایسی وسعت دینا ضروری ہے اور ان کی وسعت کو آزادانہ اپنے خانوں سے کریں۔ ایاک نعبد میں اگر آپ باشعور طور پر ان چیزوں کو شامل نہیں کر سکتے تو

اپنی بیوی، اپنے بچوں اور اپنے عزیزوں کو شامل کر لیں۔ اگر آپ خدا تعالیٰ کی جماعت کی طرف سے کسی عہدے پر مامور ہیں تو ان سب کو شامل کر لیں، اگر آپ قائد خدام الاحمدیہ ہیں تو خدام کو شامل کر لیں۔ اگر لجنہ کی صدر ہیں تو لجنات کو شامل کر لیں، غرضیکہ جس جس دائرے پر بھی آپ کو کسی کام پر مامور فرمایا گیا ہے ان کو اپنے ساتھ شامل کر لیں ایسی صورت میں جب ایاک نعبد کہیں گے تو اس کے ساتھ ہی اپنے نفس کا ایک محاسبہ بھی شروع ہو جائے گا اور انسان یہ سوچے گا کہ کس حد تک میں ان کی نمائندگی کا حق رکھتا ہوں۔ کیا میں نے ان کو عبادت کرتے ہیں اپنے ساتھ شریک کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ نہیں۔ کیا میں نے واقعۃً بنایا ہے کہ یہ سارے میرے ساتھ خدا کی عبادت کرنے والے بنیں۔ پس اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر ایاک نعبد کے مضمون میں سے کچھ ہوا نکل جائیگی، کچھ جان نکل جائیگی۔ وہ طاقت اس میں نہیں پیدا ہو سکتی۔ پس دیکھیں وہی دعا ہے ایاک نعبد کی لیکن حالات کے بدل لینے کے ساتھ اس کے معنی بدل لینے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ بہت قوی دعا بن کے ابھرتی ہے۔ بعض صورتوں میں اس میں ناطاقتی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ایاک نعبد کی دعا کا مضمون بہت ہی وسیع اور گہرا ہے۔ اس کا ایک طرف رب، رحمان، رحیم اور مالک سے تعلق ہے اور دوسری طرف کل عالمین سے اس کا تعلق بن جاتا ہے اور آپ رب اور اس کی مخلوقات کے درمیان واسطہ بن جاتے ہیں۔

ضمائر کا یہی مضمون آگے بڑھتا ہے اور اب ہم رکوع میں داخل ہوتے ہیں۔ آپ نے کبھی سوچا یا نہیں سوچا لیکن یہ تعجب کی بات ضرور ہے کہ رکوع میں جاتے ہیں تو ہم بھی اکیلے اور خدا بھی اکیلا۔ سبحان ربی العظیم۔ سبحان ربی العظیم۔ اور یہی سجدے میں حال ہے۔ رب العالمین میرا رب بن گیا ہے اور یہ بہت دلچسپ بات ہے اور بہت لطف کی بات ہے اور بے انتہا شکر کی بات ہے کہ وہ شخص جو نماز کو سمجھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ ادا کرتے ہوئے رکوع تک پہنچتا ہے اس کو گویا نماز یہ پیغام دے رہی ہے کہ تو نے خدا کی ربوبیت کو عالمین کے اوپر قبول کیا اور سمجھا اور خدا کی ربوبیت کا نمائندہ بننے کی کوشش کی۔ تو نے خدا کی رحمانیت کو کل عالمین پر جاری ہوتے دیکھا اور سمجھا اور پھر خود خدا کی نمائندگی میں اپنی رحمانیت کو اسی طرح پھیلانے کی کوشش کی غرضیکہ مالک تک آتے پہنچے تو ان سب باتوں کا جواب پھر خدا کی طرف سے یہ آتا ہے کہ تو نے تو مجھے ایاک نعبد کہا کہ اے خدا میں تمام بنی نوع انسان کی یا ان سب کی نمائندگی میں جن کو تو نے میرے تابع فرمایا ہے تیری عبادت کرتا ہوں۔ اس لئے اب میں تجھ پر تیرا اعتراف کرا دوں گا اور تجھے یہ حق عطا کرتا ہوں کہ تو کہہ سبحان ربی العظیم پاک ہے میرا رب جو میرا رب ہے اب یہاں جو نمائندہ تھا وہ غائب نہ رہا۔ جو سب کا تھا وہ سب کا ہوگا بھی لیکن یہاں اپنا بن کے ابھرا ہے اور میرا رب بن کے ابھرا ہے۔ پس جس کا رب عظیم ہو تو اس کو بھی عظمتوں سے حصہ ملیگا۔ اس میں یہ خوشخبری بھی عطا کر دی گئی کہ اب تو عام انسان نہیں رہا۔ تو نے ایک ایسی ذات سے تعلق جوڑ لیا ہے اور اس کو اپنا بنا لیا ہے اور وہ تیرا ہو چکا ہے کہ اب اس کی عظمتوں سے تجھکو حصہ دیا جائیگا اور جب وہ سجدے میں جاتا ہے اور دنیا کی نظر میں بظاہر بالکل ذلیل اور رسوا ہو جاتا ہے یعنی اس سے زیادہ دنیا کی نظر میں انسان کے لئے کیا رسوائی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنا ماتھا کسی کے حضور خاک پر گڑنے لگے تو بظاہر اس کے دل سے یہ آواز اٹھتی ہے۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔ وہ رب جسے میں نے اپنا بنا لیا ہے جس نے مجھے اپنا بنا لیا ہے وہ ہر دوسری چیز سے بلند تر اور اعلیٰ ہے اور اس کے مقابل پر کسی اور چیز کی کوئی اور چیز کی کوئی حیثیت نہیں تو خدا کے علو کے سبب خدا کا بلند مرتبہ ہونے میں سے ان عاجز بندوں کو بھی حصہ عطا کیا جاتا ہے اور اس طرح ضمائر کا مضمون دیکھیں کہاں سے شروع ہو کر کہاں تک پہنچا اور بظاہر سجدے کی انتہائی جھکی ہوئی حالت میں ہے لیکن اس جھکی ہوئی حالت میں یہ مضمون اپنے معراج کو پہنچ جاتا ہے اور انسان کو یہ سبق دے جاتا ہے کہ اس کی ہر ترقی کا راز اس کے عجز میں ہے۔ جتنا زیادہ وہ خدا کے حضور گرے گا اور جھکے گا اتنا ہی زیادہ اُسے سربلندی عطا کی جائیگی پس ضمائر کے لحاظ سے بھی آپ دیکھیں تو نماز ایک عظیم الشان پیغام رکھتی ہے اور گہرے سبق رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ نماز میں زمانوں کی تبدیلی کا بھی استعمال فرمایا گیا ہے کہ ایک بہت ہی دلکش مضمون ہمارے سامنے ابھرتا ہے اور ہمارے ذہنوں کو روشن کرتا چلا جاتا ہے لیکن میں گھڑی کو دیکھ رہا ہوں۔ اب چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے [illegible]

دُعا کی خصوصی درخواست

خاکسار کی اہلیہ سیدہ امۃ القدوس بیگم کی دائیں آنکھ میں TENTUIR بہت بڑھ گئی تھی اور کالے موتیا کا خطرہ تھا چنانچہ فوری طور پر امرتسر میں مورخہ ۱/۴/۹۱ کو موصوفہ کی دائیں آنکھ کے تین اپریشن ہوئے۔ پیدائشی (ے .ا .و .L) LENS نکال دیا گیا کالا موتیا کا اپریشن ہوا اور اپریشن کرکے نیا کورینا لگا دیا گیا۔ الحمدللہ تینوں اپریشن کامیاب رہے ہیں۔ مورخہ ۱/۴/۹۱ تا ۹/۴/۹۱ ہمارا قیام امرتسر میں رہا۔

ڈاکٹروں نے ۴۰ روز مکمل آرام اور احتیاط بتائی ہے۔ جملہ قارئین کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو کامل صحت عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ آمین

ربوہ سے اطلاع موصول ہوئی تھی کہ میری چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ (ردو نو) کو گزشتہ دنوں بہت زیادہ یرقان کی تکلیف ہوگئی تھی۔ زیادہ تکلیف کے باعث راولپنڈی ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ جہاں اب حالت خطرے سے باہر ہے۔ عزیزہ کی کامل صحت کے لئے بھی دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

خاکسار :- مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس عثمان آباد

قارئین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس ۱۱ اور ۱۲ رمئی دو یوم عثمان آباد میں منعقد ہوگی۔

مورخہ ۱۰ رمئی بروز جمعۃ المبارک مہاراشٹر کی جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا افتتاح ہوگا۔ اور ۱۱ اور ۱۲ رمئی دو دن احمدیہ مسلم کانفرنس ہوگی اس موقعہ پر ایک ہفتہ کے لئے کتب کی نمائش بھی ہوگی۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر اور دیگر احباب سے کانفرنس میں شرکت کی درخواست ہے۔

اس سلسلہ میں خط و کتابت صدر استقبالیہ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب عثمان آباد سے مندرجہ ذیل پتہ پر کریں

DR. BASHARAT AHMAD.
TAHIR BLOCK KHIRNI MALLA
OSMANABAD - 413501. MAHARASHTARA

ضروری نوٹ :- عثمان آباد پہنچنے کے لئے قریب ترین ریلوے اسٹیشن شولا پور ہے۔ وہاں سے عثمان آباد کے لئے وقفہ وقفہ سے بسیں چلتی رہتی ہیں۔ مہمانانِ کرام اس کا خیال رکھیں۔

خاکسار۔ غلام محمد احمد راجوری
(امیر جماعت احمدیہ بمبئی)

مرکز احمدیت قادیان میں

اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے والے احباب و خواتین

سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ماہ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۱ء کے آخری عشرہ میں مندرجہ ذیل خوش نصیب احباب و مستورات کو مرکزی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی۔ الحمدللہ۔ ان تمام احباب و خواتین کی عبادت اور دعاؤں کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے [illegible] اور اپنے افضال و انوار کا وارث بنائے۔ آمین

ناظر [illegible] دعوت و تبلیغ قادیان

فہرست معتکفین و معتکفات رمضان المبارک

۱۹۹۱ء بمطابق رمضان المبارک ۱۴۱۱ ہجری

مسجد مبارک

۱۔ مکرم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش امیر المعتکفین
۲۔ مکرم منور احمد صاحب گجراتی قادیان
۳۔ 〃 بھیشم بھتری 〃 آف آسام
۴۔ 〃 مجید خان 〃 قادیان
۵۔ 〃 عبدالکریم 〃 ناصرآبادی درویش 〃
۶۔ 〃 محمد یعقوب 〃 جاوید قادیان
۷۔ 〃 سید فیروز الدین صاحب 〃
۸۔ 〃 منصور احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ 〃
۹۔ 〃 سید طفیل احمد صاحب شاہجہانپوری مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۰۔ 〃 عطاء الرحمٰن صاحب آسامی مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۱۔ 〃 ایم علی کنجو صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۲۔ 〃 عبدالرحمٰن صاحب آف انڈونیشیا
۱۳۔ 〃 ملک اعجاز احمد صاحب احمد نگر ربوہ
۱۴۔ 〃 عبدالحئی صاحب اڑیسوی قادیان

مسجد اقصیٰ

۱۔ مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے درویش قادیان امیر المعتکفین
۲۔ مکرم چوہدری سکندر خاں صاحب درویش قادیان نائب امیر المعتکفین
۳۔ مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب قادیان
۴۔ 〃 معین خاں صاحب بھاگلپوری حال قادیان
۵۔ مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش قادیان
۶۔ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مدراسی قادیان
۷۔ 〃 محمد عبداللہ صاحب منڈاشی قادیان
۸۔ 〃 شمس الدین 〃 تنویر ابن مکرم عمر الدین صاحب قادیان
۹۔ مکرم محبوب احمد صاحب سمو ابن مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش قادیان
۱۰۔ مکرم مجیب احمد 〃 سکندرآباد حال قادیان
۱۱۔ مکرم محمد دین صاحب زیور درویش قادیان
۱۲۔ 〃 عبدالرحمٰن صاحب فیاض کانڈر پیڈر حال قادیان
۱۳۔ مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ قادیان نائب امیر المعتکفین
۱۴۔ مکرم عبدالسلام صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۵۔ مکرم ابراہیم ابوبکر صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۶۔ مکرم شکیل احمد صاحب ابن مکرم مستری ممتاز احمد صاحب قادیان
۱۷۔ مکرم مولوی ایوب علی خاں صاحب قادیان
۱۸۔ 〃 〃 کے زین الدین صاحب حامد قادیان
۱۹۔ 〃 عبدالرحمٰن صاحب خالد قادیان
۲۰۔ 〃 عبدالعزیز صاحب اختر 〃
۲۱۔ 〃 محمد زاہد صاحب قریشی آف شاہجہانپور

فہرست معتکفات مسجد اقصیٰ قادیان

۱۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نگران معتکفات قادیان اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم
۲۔ محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب قادیان
۳۔ مالرشد رکھی صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش مرحوم قادیان
۴۔ محترمہ عظمیٰ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب مالی قادیان
۵۔ مکرمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم سید شہامت علی صاحب قادیان
۶۔ محترمہ صوفیہ پروین صاحبہ بنت مکرم شہادت علی صاحب بہار
۷۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب بانگروی درویش قادیان
۸۔ محترمہ بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب چیمہ مرحوم درویش قادیان
۹۔ محترمہ قدسیہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب غائب درویش قادیان
۱۰۔ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم مظاہر حسین صاحب قادیان
۱۱۔ امۃ الحبیب صاحبہ بنت مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان
۱۲۔ محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ بنت مکرم برکت علی صاحب انعام درویش قادیان
۱۳۔ محترمہ زینت بیگم صاحبہ بھٹی آف کلکتہ۔
۱۴۔ محترمہ ثریا بانو صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر قادیان

مضامین کی ترسیل ایڈیٹر بدر کے نام
پرنٹر پبلشر۔ ازرچر ڈیلی [illegible]
منیجر بدر کے نام ارسال کریں۔
(منیجر بدر)

پروگرام مالی دورہ مکرم ناظر صاحب بیت المال آمد

جماعت ہائے احمدیہ تامل ناڈو و کیرالہ

جملہ اُمراء صاحبان و صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران جماعت و مبلغین کرام کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد مورخہ ۲۴/۴/91 سے جماعت ہائے احمدیہ صوبہ تامل ناڈو و صوبہ کیرالہ کے مالی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ اس سے قبل جملہ جماعتوں کو موصوف کی تاریخ رسیدگی سے بذریعہ خطوط اطلاع دی جا چکی ہے۔ میں جملہ معزز عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ موصوف کے ساتھ جملہ مالی امور میں کما حقہٗ تعاون فرمائیں۔ تاکہ موصوف کی آمد پر کوئی جماعت بقایا دار نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے اموال و اخلاص میں برکت عطا کرے۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

معزز عہدیداران جماعت اور احباب جماعت بھارت سے

ایک ضروری گذارش

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کی آخری سہ ماہی گزر رہی ہے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب کہ جماعتوں کو اپنی اپنی مالی ذمہ داریوں کا جائزہ لے کر کے سابقہ نو ماہ میں جو کمی رہ گئی ہے اُسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ اختتام مالی سال تک بجٹ کے مطابق سو فیصد ادائیگی ہو جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منظور کردہ بجٹ پورا ہو جائے۔

اس امر سے سبھی واقف ہیں کہ کسی قوم یا جماعت کی ترقی کے لئے مالی وسائل کا مضبوط ہونا بھی ضروری ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر بیعت کنندہ پر لازمی چندوں کی ادائیگی فرض قرار دی ہے اور ہم آپ کی جماعت سے اس لئے وابستہ ہوئے ہیں تاکہ احیاء دین کے کاموں کے لئے ہر رنگ میں قربانی کرتے ہوئے اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد کرلیں اس جذبہ کے تحت ہر احمدی بیعت کرتے ہوئے یہ عہد دوہراتا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" پس یہی وہ وقت ہے جب کہ اس عہد بیعت کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔

میں اپنے تمام معزز صوبائی امراء اور جماعتوں کے اُمراء سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کا جلد مالی جائزہ لیں کہ کیا اُن کی جماعت نے اپنے مشخص یا مجوزہ بجٹ کو پورا کر لیا ہے؟ اور کیا اُن کی جماعت میں کوئی نادہند یا بے شرح افراد تو نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور برکتوں سے محروم ہو رہے ہوں؟

نظارت بیت المال آمد گزشتہ سال سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت ایسی جماعتوں کی فہرست حضور انور کی خدمت میں بھجوا رہی ہے جن جماعتوں نے بجٹ کے مطابق سو فیصد یا اس سے زائد ادائیگیاں کی ہیں۔ اس کے علاوہ باشرح اور نمایاں قربانی کرنے والوں کی فہرست بھی بغرض دعا بھجوائی جاتی ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ تمام جماعتیں نظارت بیت المال آمد کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرتے ہوئے اپنی مالی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں پورا کر کے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں گے۔ بلکہ خلیفۂ وقت کی دعائیں بھی حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

اعلانات نکاح

(۱) عزیزہ بشریٰ خورشید بنت مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان کے نکاح کا اعلان عزیزم سید شکیل احمد صاحب کریم ابن مکرم مولوی فضل کریم صاحب ٹوپی کلکتہ کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت و ناظر اعلیٰ قادیان نے مبلغ ۱۶۶۶۶/- روپے حق مہر پر بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں فرمایا۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(۲) ۔ مورخہ ۵/۴/91 بروز جمعۃ المبارک محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں عزیزم ہمایوں کبیر پسر مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان کا نکاح بعوض مبلغ تیس ہزار روپیہ (-/۳۰۰۰۰) روپیے حق مہر پر عزیزہ شازیہ ترنم دختر محترم ڈاکٹر شریف احمد صاحب آف ربوہ پاکستان کے ساتھ پڑھا۔ عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اس خوشی کے موقع پر محترم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب نے مبلغ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا فرمائے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۳) ۔ بتاریخ ۱۲/۴/91 بروز جمعۃ المبارک محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں عزیزم عبد الباسط فضلی ابن خاکسار عبد الحق فضلی ایڈیٹر بدر درویش قادیان کا نکاح بعوض مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ مہ جبیں بشریٰ سلمہا دختر مکرم معین الدین صاحب لودھی یورشاہجہانپور کے ساتھ پڑھا۔ عزیزان درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے نہایت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبشر اسلام کی

بیرون ہندوستان روانگی

مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبشر اسلام بلاد عربیہ مع اہلیہ و بچگان مورخہ ۳/۴/91ء کو رخصت گزارنے کے بعد کبابیر (حیفا) روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان ممبران صاحبان، ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ، کارکنان، اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ، درویشان کرام۔ عہدیداران لوکل انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ کے کارکنان نے مکرم مولوی صاحب موصوف کی گلپوشی کی۔ بعدہٗ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور الوداع کیا۔

مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبشر اسلام اللہ تعالیٰ کے فضل سے عربی علاقہ میں مارچ ۱۹۸۶ء سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ بجا لانے کی اُس علاقہ میں توفیق عطا فرمائے۔ اور احباب جماعت کبابیر کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

ملک صلاح الدین ایم اے
صدر مجلس وقف جدید و مؤلف اصحاب احمد قادیان

بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے ـ مینیجر بدر

اندوہناک سانحۂ ارتحال

از مکرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کراچی میں ۱۳ مارچ کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

کراچی کی لجنہ نے اپنی قرارداد تعزیت میں کہا ہے کہ "محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ متقیہ، نیک، صالح اور مخلص خاتون تھیں اور دین متین کی شیدائی تھیں۔ نیکی کے کاموں میں ہمیشہ شمولیت اختیار کرتی تھیں جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت بھی کی۔ اور ہمیشہ لجنہ اماء اللہ کی دامے، درمے، قدمے، اور سخنے خدمات بجالانے کی سعادت حاصل کرتی رہیں۔ اور کچھ عرصہ بطور نگران بھی کام کرتی رہیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے خاوند اور بچے بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات بجالانے میں پیش پیش ہیں۔ اور آپ کی تربیت ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ کے ایک صاحبزادے مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب طاہر کو کئی سال تک بطور واقف زندگی (ڈینٹل سرجن) افریقہ میں نمایاں خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔"

خاکسار کی بہن نے ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے بعد جو نظم اس سلسلہ میں کہی اس کی ایک کاپی آپ کو ارسال ہے۔ اگر "بدر" میں شائع ہو سکے تو ممنون ہوں گا۔ مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

ڈاکٹر بی۔ ایم بشیر احمد صاحب آف بنگلور کی یاد میں

میرے والد مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب آف بنگلور ۴ اپریل ۱۹۹۰ء کو بنگلور میں انتقال کر گئے تھے۔ ان کی وفات کو پورا ایک سال ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ آمین

والد بزرگوار نہایت مخلص احمدی اور خلفاء عظام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت اور محبت و مودت رکھتے تھے۔ قادیان سے آنے والے مبلغین، مرکزی نمائندگان کا احترام کرتے تھے۔ نیز تبلیغ کا جنون تھا۔ آپ جماعتی مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمات سلسلہ بجالاتے رہے جماعت احمدیہ بنگلور کے نائب صدر، ناظم انصار اللہ کرناٹک۔ آپ نے اس حیثیت سے پورے کرناٹک کی مجالس کا دورہ بذریعہ کار فرمایا۔ اور ہر مجلس کو بیدار کیا اور انتخابات وغیرہ کروائے۔

سلسلہ کی خدمت کا اتنا شوق تھا کہ جب آپ کو علم ہوا کہ مرکز کو ایک ایڈ وائزر (Legal Adviser) کی ضرورت ہے تو اپنے بیٹے بی ایم داؤد احمد صاحب کو ایل۔ ایل۔ بی کروا کر مرکز روانہ کر دیا تاکہ جماعتی ضروریات اور مقدمات میں معاون ہو سکے۔ نیز اپنے ایک بیٹے بی ایم کریم احمد صاحب کو مرکز میں مولوی فاضل کروایا تاکہ بوقت ضرورت سلسلہ کے کام آسکے۔

والد بزرگوار ہر سال قادیان جلسہ سالانہ پر حاضری دینا ضروری سمجھتے۔ نیز مرکز کی ہر تحریک پر بخوشی حصہ لینا اپنا فرض سمجھتے۔ اور اس پر عمل کرتے تھے۔ اور اپنی ساری اولاد کو مرکز سلسلہ کی ہر تحریک پر لبیک کہنے اور خدمت سلسلہ بجالانے اور پابندی صوم و صلوٰۃ کی تلقین فرماتے۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے۔ مکرم بی ایم نثار احمد صاحب۔ مکرم خلیل احمد صاحب۔ مکرم داؤد احمد صاحب، مکرم کریم احمد صاحب اور خاکسار بشارت احمد نیز ایک بیٹی ناصرہ بیگم رضوانہ اور بیوہ سوگوار چھوڑے۔ خاکسار بی ایم بشارت احمد صدر نمائش کمیٹی حیدر آباد ہے جو اللہ کے فضل سے

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

ملا آذر مسلماں کو مسلماں کی حکومت سے

خدا کے گھر کو گر مسجد کہا تم نے تو ماریں گے
مؤذن نے اذاں دی گر تو ہم اس کو سزا دیں گے
لکھا کلمہ اگر تم نے تو ہم اس کو مٹا دیں گے
وہ ربوہ جو مسیحا کے خلیفہ نے بسایا تھا
وہ ربوہ جس کے ہر پہلو خدا کا گھر بنایا تھا
اذاں دے کر مؤذن ہر نمازی کو بلاتا تھا
صدا دے کر اذاں کی وہ خوشی سے نہ سماتا تھا
ہوئی خاموش ہر مسجد اذانوں کی صداؤں سے
خدا کو ہم پکاریں گے دلوں کی سرد آہوں سے
لگا کر کفر کا فتویٰ غلامانِ محمدؐ پر
وہ خوش ہیں کارنامہ کر لیا دورِ حکومت میں
لکھا قرآن میں پورا ہوا ان کارناموں سے
دلوں پر ان کے پردے ہیں اور بہرے ہیں کانوں سے
جنہیں کافر سمجھتے ہو وہ خادم ہیں محمدؐ کے
وہ احمد کے زمانے میں بلالی شان رکھتے ہیں
نہ چھیڑو ان دیوانوں کو جنہیں شوقِ شہادت ہیں
محمدؐ کی شمع پر جل کے مر جانا بھی آتا ہے
محمدؐ کا غلام احمد ہے عیسیٰؑ بھی ہے موسیٰؑ بھی
جو تم فرعون بنتے ہو تو پھر انجام مت بھولو
زمانہ اس کو کیا جانے خلافت میں جو برکت ہے
ہماری خوش نصیبی ہے کہ طاہر کی قیادت ہے
ابھی بھی وقت ہے آؤ غلام احمد کی جے کہہ دو
خدا کے قہر کو للکارنا اچھا نہیں ہوتا

امۃ الحفیظ شوکت
۳-۱۲-۱۹۸۴

سانحۂ ارتحال و دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ پینگاڈی (کیرلہ) کے سابق صدر اور نہایت مخلص متقی اور پرہیزگار محترم ایس۔ وی قمر الدین صاحب ۷۸ سال کی عمر میں مورخہ ۱۸/۳/۹۱ کو رات کے وقت وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ ان کے والد صاحب محترم جناب پی۔ وی مدار عبد اللہ صاحب کیرلہ کے قدیم اور ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ مرحوم ایک عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ پینگاڈی کے صدر کی حیثیت سے نہایت شاندار رنگ میں خدمات بجالاتے رہے۔ بہت تبلیغی جوش رکھتے تھے۔ جماعت کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دیتے تھے۔ سنہ ۱۹۴۶ء میں قادیان میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضری کی توفیق ملی تھی۔ مرحوم کی گہری تعلیم و تربیت کے اثر ان کے چار بیٹوں اور چار بیٹیوں پر نمایاں رنگ میں نظر آتا ہے۔ ان کے ایک داماد مکرم پی۔ پی نور الدین صاحب جماعت احمدیہ … کے نائب صدر ہیں۔

مرحوم موصی تھے۔ ان کی تدفین مورخہ ۱۹ مارچ بعد نماز ظہر احمدیہ قبرستان پینگاڈی میں ہوئی۔ ان کی وفات کی خبر سن کر کیرلہ کی مختلف جماعتوں سے بہت سارے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی جنت میں داخل فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ
نزیل پینگاڈی

ارشاد باری تعالیٰ بابت مالی قربانی

(۱) اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی

(۲) اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے اموال میں برکت دیتا ہے جو اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

(۳) خدا تعالیٰ کی راہ میں خفیہ مالی قربانی بھی کی جا سکتی ہے تاکہ دکھاوا نہ ہو اسی طرح اعلانیہ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں مال پیش کیا جا سکتا ہے تاکہ دوسرے احباب کو ترغیب ہو۔

(۴) مالی قربانی سے پہلو تہی کرنا ہلاکت کا موجب ہے اس سے انسان کی روحانی زندگی پر موت وارد ہو سکتی ہے

(۵) اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہترین مال پیش کرنا چاہیئے۔

(۶) مالی قربانی کے بعد احسان نہیں جتانا چاہیئے کہ ہم نے خدا کی راہ میں قربانی کر کے کوئی بڑا معرکہ مارا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان سمجھنا چاہیئے کہ اس نے نیکی کی توفیق دی۔

(۷) اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے دفع بلا یا ہوتی ہے یعنی انسان بہت سے مصائب سے بچ جاتا ہے۔

(۸) جو قومیں اللہ کی راہ میں مالی قربانی نہیں کرتیں ممکن ہے کہ ان پر تباہی آ جائے اور وہ ہلاک ہو جائیں۔

(۹) جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرے اللہ تعالیٰ اس کی قربانی کے نتائج کو بڑھا چڑھا کر ایسے ہی ظاہر فرماتا ہے۔ جیسا کہ گندم کے ایک دانہ سے کئی دانے آ جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔ کیا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ مالوں کے بشرط استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

(ناظر بیت المال آمد)

داخلہ برائے معلمین کلاس

وقف جدید بیرون نے سال آئندہ کے بجٹ میں معلمین کی ۲۰ نئی آسامیاں رکھی ہیں۔ جن کو پُر کرنے کے لئے مخلص۔ محنتی۔ دیندار اور میٹرک یا انڈر میٹرک ایسے احمدی نوجوان جو اردو لکھنا پڑھنا اور قرآن مجید ناظرہ جانتے ہوں اور خدمت دین کا جذبہ بھی رکھتے ہوں کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ایسے نوجوان اپنی اپنی درخواستیں مورخہ ۱۵/۶/۹۱ تک صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مع نقول طبّی و تعلیمی سرٹیفکیٹس و ایک عدد فوٹو پاسپورٹ سائیز درج ذیل کوائف درج کر کے دفتر تحریک جدید قادیان کو بھجوا دیں۔

نام۔ ولدیت مع مکمل پتہ۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیم۔ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ۔ اگر شادی شدہ ہیں تو بچوں کے نام مع تاریخ پیدائش نیز کس کس زبان پر عبور رکھتے ہیں۔

نوٹ:۔ امیدوار کی درخواست منظور ہونے پر آپ سے قادیان میں تقریباً ایک سال ٹریننگ دی جائے گی۔ اور اس عرصہ میں آپ کو ۳۵۰/- روپے ماہوار تعلیمی وظیفہ دیا جائے گا۔ ٹریننگ کلاس یکم جولائی ۱۹۹۱ء سے باقاعدہ جاری ہوگی۔ ٹریننگ ختم ہونے پر مبلغ ۴۵۰/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

بخدمت محترم امیر صاحب / صدر صاحب / مبلغ انچارج جماعت احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بذریعہ سرکلر ہذا یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ دوسری مجلس مشاورت بھارت منعقدہ ۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۹۰ء کے موقعہ پر درج ذیل سفارشات مجلس شوریٰ نے کیسٹ اور لٹریچر کے سلسلہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بھجوائیں جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت منظوری عطا فرمائی ہے۔

۱:۔ ہر جماعت میں اجتماعی طور پر ایک دن ہفتے میں مقرر کر کے حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات کی کیسٹ سنانے کا انتظام کیا جائے اگر کوئی اور دن اجتماعی طور پر خطبات سنانے کا انتظام نہ ہو تو کم از کم جمعہ کے دن ضرور سنانے کا انتظام کیا جائے اور مقامی خطیب حضور انور کے خطبہ جمعہ کی کیسٹ کے بعد مختصر خطبہ دیا کریں۔ اس کی پابندی مبلغین کرام، امراء، صدر صاحبان سختی سے کریں۔ اس میں کسی قسم کی لچک نہ ہو۔

۲:۔ جہاں اردو زبان بالکل رائج نہیں ہے۔ اور نہ ہی احباب جماعت اردو سمجھ سکتے ہیں وہاں پر لوکل طور پر حضور انور کے خطبہ کے تراجم کر کے جماعتوں کو صوبائی نظام کے تحت بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ اور ترجمہ و طباعت اور ترسیل کی ذمہ داری صوبائی نظام پر ہو۔ اسکے اخراجات پورے کرنے کیلئے مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ۔ جماعتوں کے ساتھ تعاون کریں۔ اور جس جماعت کو خطبات کا ترجمہ چھپوا کر بھجوایا جائے اس جماعت پر بھی اخراجات کا کچھ حصہ مقرر کیا جائے۔ اس کے باوجود اگر کوئی مالی کمی رہ جائے تو اس کو مرکز پورا کرے۔

۳:۔ مطلع ہو کہ ۷.۲ سے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں کیسٹ بھجوانے کے) لہٰذا جماعتیں اگر رقم پیشگی ارسال کر دیں تو ان کو کیسٹ عام ڈاک سے بروقت بھیجی جا سکتی ہیں

لٹریچر:۔ ہندوستان کے بڑھتے ہوئے لٹریچر کے مطالبات کو پورا کرنے کیلئے جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔

الف:۔ احباب جماعت ہندوستان چندہ نشر و اشاعت اور سود بنک کی رقم سے اشاعت لٹریچر کو وسعت دینے کی طرف توجہ کریں۔

ب:۔ صوبائی نظام مقامی زبانوں میں زیادہ سے زیادہ اشاعت لٹریچر کی طرف توجہ کرے اور صوبائی سطح پر جماعتوں کے تعاون سے اخراجات برداشت کریں۔

ج:۔ مخیر احباب جماعت لٹریچر کی کمی کو پورا کرنے کیلئے آگے آئیں اور حسب توفیق ایک ایک دو دو کتب کی طباعت کے اخراجات برداشت کریں۔ 5:۔ صوبائی نظام جماعتی لٹریچر کی مارکٹنگ کی بھی صورت نکالیں تاکہ لٹریچر کا اچھے رنگ میں نکاس ہو۔

س:۔ اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز کے طرز پر ایک ٹرسٹ یعنی کمپنی ہندوستان کے مخیر احباب پر مشتمل قائم کی جائے اور اسکو باقاعدہ رجسٹرڈ کر کے اس ٹرسٹ کے ذریعہ لٹریچر کی طباعت اور ترسیل اور فروخت کا انتظام کیا جائے۔ اس کمپنی میں انہیں مخیر احباب کا سرمایہ لگایا جائے اور اس ٹرسٹ کے نفع و نقصان کے ذمہ دار وہی TRUST ہوں گے

نوٹ:۔ ایٹم س کے بارہ میں نظارت ہذا کو معلومات بہم پہنچائیں کہ اس ٹرسٹ کو قائم کرنے کیلئے کیا ہدایات ہیں اور کس طرح قائم کی جائے اسکو رجسٹرڈ کرنے کیلئے کیا کرنا ہوگا؟ کیا آپکی جماعت کے مخیر احباب اس میں سرمایہ لگانے کیلئے تیار ہیں؟ یہ تمام تفصیل بھیجیں (اسکی منظوری حضور انور سے علیحدہ لینی ہے۔)

ط:۔ کیسٹ اور لٹریچر کی فراہمی اور نگرانی کیلئے جماعتوں میں سیکرٹری اشاعت مقرر کئے جائیں (لہٰذا آپ اپنی جماعت میں سیکرٹری اشاعت کا تعین کر کے دفتر علیا سے منظوری حاصل کر لیں اور دفتر ہذا کو بھی اطلاع دیں)۔

آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ مندرجہ بالا امور کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہوئے اپنے حلقہ کی جماعتوں کو تاکید کریں کہ وہ زیادہ ان ہدایات پر عمل کریں۔ اور خود بھی جائزہ لیتے رہیں اور دفتر ہذا کو رپورٹ دیں۔ جو بھی کارروائی آپ اس تعلق میں کریں اسکی رپورٹ باقاعدہ دفتر نشر و اشاعت کو دیتے رہیں۔ امید ہے مندرجہ بالا امور کی پابندی کرتے ہوئے ایک جامع منصوبہ تیار کر کے اپنی اولین فرصت میں بھجوائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ناظر نشر و اشاعت

پروگرام دورہ مکرم منظور احمد صاحب بَیب فضل انسپکٹر تحریکِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا ارشاد ہے کہ "تحریکِ جدید عالمگیر فتح اسلام کے لئے صدقہ جاریہ اور جہادِ کبیر ہے۔ تحریکِ جدید کے ہر مجاہد کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ ادب و احترام کے ساتھ زندہ رہے گا۔ وصولی چندہ تحریک جدید اور اضافہ وعدہ جات کے لئے مکرم مولوی صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔ جملہ احباب جماعت، مبلغین و معلمین کرام و عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ مکرم مولوی صاحب سے مخلصانہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۶ ۴/۹۱	کالیکٹ	۱۹ ۵/۹۱	۱	۲۰ ۵/۹۱
کالیکٹ	۲۹ ۴/۹۱	۱	۳۰	چاوا کاڈ	۲۰	۱	۲۱
منارگھاٹ	۳۰	۱	۱ ۵/۹۱	ارناکولم	۲۱	۱	۲۲
سوریاکٹی	۱ ۵/۹۱	۱	۲	ایراپورم	۲۲	۱	۲۳
ایڈنلور	۲	۱	۳	کوچین	۲۳	۱	۲۴
پیتھاپریم	۳	۱	۴	الیپی	۲۴	۱	۲۵
[illegible]نیم بلم	۴	۱	۵	کروناگاپلی	۲۵	۲	۲۷
[illegible]رولائی	۵	۱	۶	کوئیلون۔ آدی ناڈ	۲۷	۱	۲۸
[illegible]نکولم	۶	۱	۷	میلاپالیم	۲۸	۱	۲۹
کالیکٹ	۷	۴	۱۱	لوٹار	۲۹	۱	۳۰
کوڈیامتور	۱۱	۱	۱۲	سورن گڑھا	۳۰	۱	۳۱
موگرال	۱۲	۱	۱۳	مدراس	۱ ۶/۹۱	۳	۴ ۶/۹۱
پاینگاڈی	۱۳	۲	۱۵	منگلور	۴	۳	۷
کنانور	۱۵	۱	۱۶	یادگیر	۸	۳	۱۱
کدلائی	۱۶	۱	۱۷	حیدرآباد	۱۱	۷	۱۸
کوڈالی	۱۷	۱	۱۸	سکندرآباد	۱۸	۱	۱۹
مٹنور	۱۸	۱	۱۹	قادیان	۲۲ ۶/۹۱	-	-

جموں و کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی ملک محمد مقبول صاحب طاہر انسپکٹر بیت المال آمد مورخہ ۲۵ ۴/۹۱ سے وادی جموں و کشمیر کا مالی دورہ کریں گے۔ دورانِ قیام انسپکٹر صاحب حسابات کی جانچ پڑتال کے علاوہ وصولی چندہ جات و بجٹ سال ۱۹۹۱-۹۲ء بھی تشخیص کریں گے۔

لہذا اُمراء، صدر صاحبان و عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ جملہ سیکرٹریانِ مال کو بذریعہ خطوط انسپکٹر صاحب کی آمد سے مطلع کیا جا رہا ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

(بقیہ صفحہ ۱) قائد علاقائی کے مفوضہ اُمور بھی انجام دے رہا ہے اور پریس سیکرٹری اور صدر پریس کمیٹی بھی خدمات بجا لا رہا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم اپنے والد صاحب کی خواہشات کو جو جماعت کی خدمات سے متعلق تھیں پورا کر سکیں۔ مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے ؎ آسماں اُس کی لحد پر شبنم افشانی کرے۔

دُعاگو: بی ایم بشارت احمد بنگلوری

کلکتہ میں جلسہ یومِ مسیح موعودؑ اور افطار کا اہتمام

۲۴ مارچ (امان) بروز اتوار مسجد احمدیہ کلکتہ میں زیر صدارت مکرم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ایک خصوصی اجلاس یومِ مسیح موعودؑ بعد اجتماعی افطاری تقریباً ۷ بجے منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے انعقاد کا اعلان گذشتہ دو جمعوں اور نماز عشاء و تراویح میں ہوتا رہا۔

چنانچہ حسب پروگرام جناب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ بعدہٗ مکرم جناب شہزادہ پرویز صاحب نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم فضل الرحمٰن کریم صاحب۔ مکرم مولوی نور احمد صاحب، مکرم شہرہ عالم صاحب۔ مکرم ادریس خان صاحب، مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر اور جناب صدر مجلس نے اپنے خطابات بعنوان صداقت مسیح موعودؑ۔ پیشگوئی مسیح موعودؑ۔ حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسولؐ۔ اور ظہور امام مہدیؑ وغیرہ پر کئے۔ جبکہ مکرم ظفر احمد صاحب NIR ۔ مکرم افتخار احمد صاحب ملک اور مکرم سید منظر حسن صاحب نے نظمیں پڑھیں۔

اس کے علاوہ کمال الدین سلمہٗ۔ تبریز احمد سلمہٗ۔ طارق احمد سلمہٗ۔ ثاقب سلمہٗ وغیرہ اور انیلہ سلمہا و راشدہ ظفر سلمہا نے بھی تقاریر و نظمیں پیش کیں۔

ہمارا یہ خصوصی اور قومی اجلاس تقریباً ½ ۸ بجے ختم ہوا۔ جس کے بعد عشاء کی و تراویح کی نماز ہو کر رات تقریباً ۱۰ بجے اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ محمد فیروز الدین انور سیکرٹری تعلیم و تربیت کلکتہ

ولادت

مکرم شیخ نور اللہ صاحب آف شیموگہ کو مورخہ ۳/۹۱ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کے نیک اور صالح ہونے اور زچہ بچہ کی صحت و تندرستی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر ۵۰/- روپے اعانت میں ادا کئے ہیں۔

مینیجر اخبار بدر

احمدیہ فٹ بال ٹیم قادیان کی نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ فٹ بال ٹیم نمایاں ترقی کر رہی ہے اور جماعت احمدیہ کا نام روشن کر رہی ہے۔ گذشتہ دنوں احمدیہ ٹیم اور کلندیہ ٹیم کے مابین مقابلہ ہوا۔ مقابلہ بڑا سخت تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ ٹیم نے ۲-۵ سے شکست دیدی اور میچ جیت لیا۔ اسی طرح گورداسپور ضلع کی سب سے مضبوط ٹیم یعنی دھاریوال فٹ بال ٹیم کا احمدیہ فٹ بال ٹیم کے مابین ایک دلچسپ میچ کھیلا گیا۔ اس میں بھی خدا کے فضل سے احمدیہ فٹ ٹیم نے ۳-۵ سے میچ جیت لیا۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیہ فٹ بال ٹیم کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

محترم سید عبد الحی صاحب کا انتقال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے حرم حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ (دختر حضرت مولانا عبد الماجد صاحب بھاگلپوری) کے بھائی محترم سید عبد الحی صاحب ۲۰ مارچ کو بمقام کراچی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ تدفین ربوہ میں عمل میں آئی۔ مرحوم کو عرصہ دراز تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور ہیڈ ماسٹر کے خدمت کا موقعہ ملا تھا۔ آپ نرم مزاج اور اخلاقِ حسنہ کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات عالیہ سے نوازے۔ مکرم سید سجاد احمد صاحب رانچی ان کے داماد اور ان کی اولاد قابلِ دُعا و تعزیت ہیں۔

قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان

اداریہ ——— بقیہ صفحہ (۲)

ظاہر ہے کہ یہ تعلیم جو ہندو دھرم کی بُنیادی تعلیم ہے ۔ سوامی دیانند کی تعلیم کے سراسر مخالف ہے ۔ اب یہ ہمارے آریہ سماج بھائیوں کی ذمّہ داری ہے کہ سوامی جی کے عظیم کارناموں پر قائم رہتے ہوئے سوامی جی کی غلطیوں کی اصلاح کرلیں اور بُنیادی طور پر تمام الہامی مذاہب کو سچا تسلیم کرکے امنِ عامّہ کو فروغ دیں ۔ سوامی دیانند ایک انسان تھے ، ان سے غلطیاں بھی ہوئی ہیں اور ان غلطیوں کی اِصلاح کرنے کے لیے آریہ سماج کے سامنے قطعاً کوئی مذہبی روک نہیں ہے ۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آریہ سماج جو آج رجعت قہقری کی شکار ہوگئی ہے اس کی غیر معمولی ترقی کے سامان ہوجائیں گے ؎

پیڑ پودے پکار اُٹھیں گے
وقت کا راگ گنگنا تو سہی

مہاتما گاندھی مہاتما گاندھی ایک نامور سیاسی لیڈر اور کٹّر ہندو تھے ۔ مگر اُن میں شکر گزاری کا مادہ پایا جاتا تھا ۔ انہوں نے بھی اسلامی تعلیمات سے بہت کچھ حاصل کیا ۔ مگر ساتھ ہی ساتھ اس کا اعتراف بھی کیا ۔ وہ جہاں گیتا پڑھتے تھے وہاں قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے تھے ۔ مہاتما گاندھی جب افریقہ سے تشریف لائے تو اُس وقت وہ کوئی مشہور لیڈر نہ تھے ۔ انہیں بمبئی کے ریلوے سٹیشن پر ایک نیا تجربہ ہُوا ، جب وہ فرسٹ کلاس کا ٹکٹ خرید کر ٹرین پر سوار ہوئے تو اس ڈبے میں صرف تین انگریز سفر کر رہے تھے ۔ انہوں نے بُرا منایا کہ ایک بلیک مین ہمارے ساتھ سفر نہیں کر سکتا ۔ گاندھی جی نے انہیں نرمی سے بہت سمجھایا کہ بے شک ہم محکوم ہیں اور آپ ہمارے حاکم ہیں ۔ لیکن یہ تو پبلک پلیس ہے ۔ جو ٹکٹ آپ کے پاس ہے وہی ہمارے پاس بھی ہے ۔ ہمیں اتنا ذلیل تو نہ کیا جائے ۔ آخر ہم بھی تو آپ کی طرح انسان ہیں ۔

انگریز تشدّد پر اُتر آئے اور انہوں نے گاندھی جی کو گھسیٹ کر پلیٹ فارم پر اُتار دیا ۔ اس واقعہ نے گاندھی جی کی کایا پلٹ دی ۔ اور انہوں نے دل ہی دل میں عہد کیا کہ اب میں مُلک کے ہندوؤں ، مسلمانوں ، عیسائیوں اور سکھوں بلکہ تمام انسانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے اور شودروں کو بھی مساویانہ حقوق دے کر اس بہت بڑی انگریز حکومت کو ملک سے نکال دُوں گا ۔ اور واقعی گاندھی جی کی یہ تحریک بہت کامیاب رہی ۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ انگریز حکومت جو اس طرح تمام دُنیا پر چھائی ہوئی تھی کہ اس پر سوُرج غروب نہیں ہوتا تھا ، ہندوستان چھوڑنے پر مجبور ہو گئی ۔ اور اس کا کریڈٹ مہاتما گاندھی کو اس رنگ میں مِل چکا ہے کہ کوئی فرقہ پرست اس کو چھین نہیں سکتا ۔

گاندھی جی کو یہ اعزاز اسلامی مساوات کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں مِلا ۔ لیکن آپ نے شکر گزاری کا اظہار کرتے ہوئے اسلام کی سچائی کو برملا تسلیم کیا اور فرمایا :-

"اِسلام اپنے عرُوج کے زمانے میں تعصب اور غیر رواداری سے پاک رہا ہے ۔ دُنیا اس کے احترام پہ آمادہ تھی ۔ جب مغرب پر تاریکی مسلّط تھی تو مشرق کے اُفق پر ایک روشن ستارہ طلوع ہُوا اور اس نے مصائب و آلام سے برباد شدہ دنیا کو آرام اور روشنی سے شاد کام کیا ۔ **اسلام سچّا مذہب ہے** ۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ نیک نیتی سے اس کا مطالعہ کریں ۔ وہ بھی اسلام سے ایسی ہی محبت کریں گے جس طرح مَیں کرتا ہوں ۔ اگر ہندو اپنی حالت درست کرلیں تو مجھے یقین ہے کہ اسلام ایسے مناظر پیش کرے گا جو اس کی قدیم فراخدلی کی روایات کے شایانِ شان ہوں گے "

(اخبار سیاست لاہور ۹ رجون ۱۹۲۴ء)

گاندھی جی کی موت مہاتما گاندھی کی موت بھی مسلمانوں سے ہمدردی کے نتیجہ میں ہُوئی ۔ آزادیٔ ملک کے بعد جب مُسلمانوں پر مظالم ڈھائے جارہے تھے تب آپ نے اس ظُلم کو بند کرنے اور ہندو مُسلم اتحاد کے لئے برت رکھا ۔ اور ایک ہندو فرقہ پرست نے آپ کو ہلاک کر دیا ؎

یہ مرتبہ بلند مِلا جس کو مِل گیا
ہر مُدّعی کے واسطے دار و رَسن کہاں

بے شک فرقہ پرستی نے گاندھی جی کو ہلاک کیا لیکن وہ سیاسی مرتبہ اور آزادیٔ ہند کا سب سے بلند مقام جو گاندھی جی کو مل گیا اُسے فرقہ پرست کبھی چھین نہ سکیں گے کہ انہوں نے ایک ایسی حکومت کو شکست دے کر مُلک کو آزاد کروایا جس پر کبھی سوُرج غروب نہ ہوتا تھا ۔

حضرت مُصلح موعود رضؓ لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ المصلح الموعود رضؓ کو اللہ تعالےٰ نے ڈیڑھ سال قبل یہ پُورا نظارہ دکھا دیا تھا کہ آپ کو کس طرح اور کس طرح ہلاک کیا جائے گا ۔ وہ لمبا رؤیا ہے ۔ اس کا خُلاصہ یہ ہے کہ :-

(ل) ۔ گاندھی جی برت رکھیں گے جس پر ملک میں عام ہلچل پیدا ہوجائے گی ۔
(ب) ۔ مُسلمانوں کے مفاد سے اس برت کا گہرا تعلق ہوگا ۔
(ج) ۔ گاندھی جی برت رکھنے کے بعد ایک دیوانے کی دراز دستی کا شکار ہوجائیں گے ۔

(المبشرات ص۲۸۵)

حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اِس رؤیا کے ڈیڑھ سال بعد اسی طرح گاندھی جی کو ہلاک کیا گیا ۔

کٹّر ہندو مہاتما گاندھی کٹّر ہندو عقیدہ پر قائم تھے جس کا ثبوت یہ ہے کہ ٹرکی کی ایک سیاسی خاتون خالدہ ادیبہ نے عند الملاقات یہ سوال پیش کیا تھا کہ گاندھی جی : آپ نے بڑی سیاسی غلطی کی ہے ، آپ کامیاب نہیں ہوسکتے کیونکہ آپ نے چھُوت چھات کو ختم کرکے اپنی قوم کے مذہبی لیڈروں کو اپنا دُشمن بنالیا ہے ۔ آپ نے یہ جواب دیا تھا کہ یہ لوگ بے وقوف ہیں ۔ یہ نئی روشنی کا زمانہ ہے ۔ اگر مَیں آج چار ورنوں کو ختم کرکے انسانی مساوات کو قائم نہ کرتا تو دس سال کے اندر اندر ہندو مذہب دُنیا سے نابُود ہوجاتا ۔ پس گاندھی جی کٹّر ہندو تھے مگر دیانندی یا فرقہ پرست ہندویت ان میں نہ تھی ۔ بلکہ وہ ہندو اس قسم کے تھے جیسا کہ ایک وِدوان نے لکھا ہے کہ ؎

چار وید اور پُران میں بات ملی ہے تین
پر اُپکار ہردے میاتن سیوا میں لین

یعنی ویدوں اور پُرانوں میں تین باتیں ہی بیان کی گئی ہیں ۔ اوّل دوسروں سے اچھا برتاؤ کرنا ۔ دوم دِل میں ہر ایک کے لیئے ہمدردی رکھنا ۔ سوم جسم کو دوسروں کی خدمت میں لگادینا ۔

پس تمام فرقہ پرست ہندو بھائیوں سے ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ ظلم کی راہ کو چھوڑ کر ہندو مذہب کی اس بنیادی تعلیم پر عمل کرکے ملک میں امن وسلامتی کی راہ پر گامزن ہوکر ملک کو تباہی سے بچالیں ۔ ورنہ جو راستہ آپ نے اختیار کیا ہے اس کا نتیجہ ملک کی تباہی کے سوا کچھ نہ ہوگا ؎

نہ سمجھوگے تو مِٹ جاؤگے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

بابری مسجد بابری مسجد بھی درحقیقت فرقہ پرستی کا شکار ہوگئی ہے ۔ ورنہ اس پر ہندو مُسلم تنازعہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ جہاں لاکھوں مساجد ہندوستان میں موجود ہیں وہاں ایک مسجد اگر بابری مسجد بھی ہے تو ہندویت کو کیا خطرہ ہوسکتا ہے ؟

سیدھی سی بات ہے کہ جب خدا کا سُورج سب کو ہی روشنی دیتا ہے ، جب اس کا پانی اس دنیا میں بسنے والے تمام انسانوں کی پیاس بجھاتا ہے تو ظاہر ہے کہ قرآن کریم کا یہ فلسفہ سچا فلسفہ ہے کہ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر قوم میں ہوشیار کرنے والے نبی ، رسُول اور اوتار آتے رہے ہیں ۔ لہٰذا حضرت رام چندر جی بھی خدا تعالےٰ کے پیارے نبی اور توحید پرست تھے ۔ اگر اُن کے جنم استھان پر ہزاروں سال گزرنے کے بعد خدائے واحد کی عبادت کے لیئے مسجد تعمیر ہو گئی تو اس سے تو حضرت رامچندر کی عظمت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے ۔

پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ مُسلمانوں نے آج یہ مسجد تعمیر نہیں کی ۔ ساڑھے چار سو سال سے قائم ہے لہٰذا اس کا مدلل اور ٹھوس انصاف پر مبنی اور صحیح موقف ایک ہی ہے کہ یوم آزادی اگست ۱۹۴۷ء میں جو حالت عبادت گاہوں کی تھی وہ قائم رہنا چاہیئے ۔ اس موقف کو جناب وی ۔ پی ۔ سنگھ نے اختیار کیا ہے باقی لیڈر ہندو فرقہ پرستی سے مرعوب ہوکر ڈگمگا رہے ہیں ۔

ایک مجبُوری مُسلمانوں کے لیئے ایک مجبُوری یہ ہے کہ تیرہ سال تک مُسلمان مکّہ میں قریش مکّہ کے مظالم برداشت کرتے رہے اور اُف تک نہ کی ۔ جب مظالم سے تنگ آکر ہجرت کرکے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ پہنچے تو وہاں بھی قریش مکّہ نے دھمکی آمیز چٹھیاں لکھنا شروع کر دیں ۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دفاعی جنگ کی اجازت ملی اور اس کا مقصد یہ بتایا کہ اگر اب بھی جنگ اور مقابلہ کی اجازت نہ دی جاتی تو مختلف مذاہب کی عبادتگاہیں اور مساجد جن میں خدا تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے گرادی جائیں اور منہدم کر دی جائیں ۔ قرآن کریم کی اصل آیات اس سلسلہ میں مع ترجمہ درج ذیل ہیں :-

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۙ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ کَثِیْرًا (سُورة الحج)

ترجمہ :- وہ لوگ جن سے بلاوجہ جنگ کی جارہی ہے اُن کو بھی جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے ۔ اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اُن کے گھروں سے صرف اُن کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا ہے ۔ اور اگر اللہ ان کے بعض کو بعض کے ذریعہ سے باز نہ رکھتا تو گرجے ، اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مساجد (آگے مسلسل ص۱۱ پر)

جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے گرا دیئے جاتے برباد کر دیئے جاتے ۔

پس مسلمانوں کی یہ مجبوری ہے کہ وہ نہ صرف مساجد بلکہ باقی مذاہب کی عبادت گاہوں کو بھی گرانے کی اجازت نہیں دے سکتے ۔

تلخ تجربہ پنجاب میں تو یہ تلخ تجربہ ہو چکا ہے کہ سکھ بھائیوں کے پوتّر گولڈن ٹیمپل کی بے حُرمتی کے نتیجہ میں کس قدر تباہی ہوئی ہے حالانکہ یہ عبادت گاہ پھر بھی سکھوں کے قبضہ میں ہی ہے ۔ اس کے مقابل پر بابری مسجد کو اگر مندر میں تبدیل کر کے مُورتی پوجا کی گئی تو اس کے اور بھی بھیانک نتائج نکلنے کا امکان ہے ۔ اس کے نتیجہ میں جو ہندو مُسلم منافرت کی فضا پیدا ہوگی وہ کس قدر ہلاکت خیز ہوگی اس کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ پس اس کا علاج ہی یہ ہے کہ ہر مذہب اور عقیدہ کی عبادت گاہوں کے تحفّظ کے لئے ایک قانون بنایا جائے ۔

پاکستان جب سے پاکستان بنا ہے اس کے سربراہوں اور مُلّاؤں نے بھی بدترین فرقہ پرستی کا ثبوت پیش کیا ہے ۔ جماعتِ احمدیہ جو حقیقی اسلام کی علمبردار ہے اس پر مذہب اور عقیدہ کے نام پر جبر و تشدّد کا سلسلہ شروع کر دیا ۔ اور بالآخر اسے غیر مسلم قرار دے کر ظلم و بربریت کا غیر انسانی مظاہرہ کیا ۔ اور اب شریعت بِل کا ڈھونگ رچا کر پاکستان کو تباہی کے کنارے پر کھڑا کر دیا ہے ۔ کیونکہ وہاں تو مختلف فرقے ہیں ۔ ہر فرقے کا الگ ہی اسلام ہے ۔ وہاں ایسا شریعت بِل جس کا حقیقی اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے ۔ وہ امن کیسے قائم کر سکتا ہے وہ تو نفرت و تشدّد کا محور ہی بن سکتا ہے ۔ اس نفرت کی بنیاد نے ہی تو آدھا پاکستان بنگلہ دیش میں تبدیل کر دیا ۔ اور اب بچا کھچا پاکستان بھی انتشار اور تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے ۔ اس سے ہمارے ملک کے فرقہ پرستوں کو بھی سبق سیکھنا چاہیئے ۔

پاکستانی حکمرانوں کے سر پر تو ایسا بھوت سوار ہے کہ وہ جس کلمہ طیّبہ کو پڑھ کر مُسلمان کہلاتے ہیں اُسی کلمہ طیّبہ کی احمدیت کی مخالفت میں توہین کرتے اُسے مٹاتے ہیں ۔ لہٰذا وہ تو خود اسلام کی بُنیاد کو اپنے ہاتھوں سے مٹا رہے ہیں ۔ وہ خدائی عذاب سے کیونکر بچ سکتے ہیں ۔ اس میں دوسرے غیر احمدی مُسلمانوں کا یہ قصور ہے کہ وہ پاکستانی حکمرانوں کو اتنا نہیں کہتے کہ احمدیت کی مخالفت میں تم اس کلمہ طیّبہ کی کیوں توہین کرتے ہو جسے پڑھ کر تم خود مُسلمان کہلاتے ہو ۔ پس جس طرح پاکستان کی فرقہ پرستی اس کی تباہی کا باعث بن رہی ہے ۔ اسی طرح بھارت کی فرقہ پرستی بھارت کی تباہی کا باعث بن رہی ہے ۔

بانیانِ مذاہب اس کا ایک ہی علاج ہے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق الہامی مذاہب کے تمام بانیان کو سچّا تسلیم کر لیا جائے ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السّلام فرماتے ہیں :—

”منجملہ ان اُصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے ایک یہ ہے کہ خُدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ اُن پر گزر گیا ہے ، اُن میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رُو سے جھوٹا نہیں ۔ اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی جھوٹا ہے ۔“

(رُوحانی خزائن جلد ۱۲ تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵۶)

فرمایا :- ”یہ اُصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم اُن تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے ۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خُدا نے کروڑہا دِلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور اُن کے مذہب کی جڑ قائم کر دی ۔“ (رُوحانی خزائن جلد ۱۲ تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵۹)

پس جماعتِ احمدیہ حضرت کرشن ۔ حضرت رام ۔ حضرت عیسٰی ۔ حضرت موسٰی اور باقی تمام بانیانِ مذاہب کو خُدا تعالیٰ کے سچے اور پاکباز نبی یقین کرتی ہے ۔ اگر ان مذاہب کے پیرو بھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا سچا نبی تسلیم کر لیں تو ہمارا بھارت صلح اور امن کا گہوارہ بن جائے گا اور ملک سے فرقہ پرستی کا خاتمہ ہو کر ملک ، اس نفرت ، اور تباہی سے بچ جائے گا جو تباہی اُسے آج چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خُدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے
(دُرِّثمین)

(عبدالحق فضل)

قادیان دارالامان میں عید الفطر کی پُرمسرت تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

خدا تعالیٰ نے اِس ماہ میں جو عبادات اور قربانیوں کی توفیق عطا کی اُسے قبول فرمائے ۔

خطبہ ثانیہ میں آپ نے حضور انور کا وہ پیغام جو عید کے موقعہ پر بذریعہ ٹیلیفون موصول ہُوا ، پڑھ کر سُنایا ۔ اور بعض اعلاناتِ دُعا کے بعد آپ نے فرمایا ، باہر سے تشریف لانے والے ہمارے مسلمان بھائیوں کیلئے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام میں کھانے کا انتظام کیا گیا ہے ۔ لہٰذا کھانا تناول فرما کر جائیں ۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دُعا کرائی ۔

دُعا کے بعد احباب نے ایک دُوسرے سے مصافحہ و معانقہ کیا ۔ مہمانانِ کرام کو کھانا کھلانے میں محترم امیر صاحب کے ارشاد پر محترم صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان ۔ ناظر صاحب امورِ عامّہ ۔ افسر صاحب لنگر خانہ ۔ صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت ۔ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ۔ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ قادیان اور زعیم اعلیٰ صاحب مجلس انصار اللہ قادیان اور بہت سے خدّام بھائیوں نے حصّہ لیا ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ۔ آمین ۔

اِس موقعہ پر مہمانانِ کرام کو بذریعہ لاؤڈ اسپیکر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا منظوم کلام بھی سُنایا جاتا رہا ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول کرے اور اس بابرکت عہدِ خلافتِ رابعہ میں غلبۂ اسلام کی حقیقی عید دیکھنا ہمیں نصیب ہو ۔ آمین ٭

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO:
OFF: 6348179.
RESI: 6233389.
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099.

طالبانِ دُعا :-
آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگولین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ارشادِ نبویؐ
اُوْصِیْکُمْ بِالْجَارِ
(ترجمہ)
مَیں تم کو ہمسایہ سے نیک سلوک کی وصیّت کرتا ہُوں — !!
منجانب :- پرویز احمد بمبئی

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
بانی پولیمرز ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز :-
۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ — ۴۳

”ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں ۔“
(کشتی نوح)
NIR ®
CALCUTTA - 15.
پیش کرتے ہیں :-
آرام دہ ، مضبُوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ، ہوائی چپل نیز پلاسٹک ۔ ربر اور کینوس کے جُوتے ۔